قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 31 اگست 2020ء | 12 محرم الحرام 1442 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 206

ارشاد باری تعالیٰ

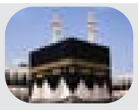

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ

(التوبہ: 128)

یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

جماعت احمدیہ کے نزدیک ختم نبوت کی تعریف

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مسلمانوں کی ایسی حالت ہو جائے گی، جب مسلمانوں کے دل آپس میں پھٹ جائیں گے، قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کی حالت ہو گی، مسلمان ایک دوسرے کے گلے کاٹیں گے۔ نام نہاد علماء جن کے پاس مسلمان لوگ یہ سمجھ کر کہ ان کے پاس ہدایت ہے ہدایت کے لئے جائیں گے تو ان علماء کی بھی یہی حالت ہو گی کہ وہ بھی انہی کاموں میں مصروف ہوں گے جو خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والے ہیں بلکہ عام لوگوں سے بھی بدتر ان کی حالت ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عُلَمَآئُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ۔ یعنی علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔(الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 3 صفحہ 317-318 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد بیروت 2004ء) کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ یہ فتنے پیدا کرنے والے ہوں گے۔ ان میں سے فتنے پھوٹیں گے۔ اور یہی ہم آج علماء کی اکثریت میں دیکھ رہے ہیں کہ بجائے آگ بجھانے کے یہ لوگ آگ لگانے والے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا تھا کہ اس حالت میں اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان مایوس نہ ہوں ایسے وقت میں مسیح موعود اور مہدی معہود آئے گا جو اپنے آقا و مطاع کے کامل غلام کی حیثیت سے مسلمانوں کو بھی، غیر مسلموں کو بھی اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور اسلام کی خوبصورت اور روشن تعلیم سے دنیا کو روشن کرے گا اور پھر سے اُمّت واحدہ بنائے گا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا اسی بات سے یہ علماء انکاری ہیں اور لوگوں کو بھی، عامۃ المسلمین کو بھی غلط باتیں بتا کر فساد کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ اور انہیں وہ باتیں فساد پیدا کرنے کے لئے بتاتے ہیں کہ جن کا وجود ہی نہیں ہے۔

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے اور اس پر کامل ایمان کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان کہلا ہی نہیں سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ پر شریعت مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن یہ فتنہ

بقیہ صفحہ 9 پر

اس شمارہ میں

- چولہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ (کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ)
- خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (ایدہ اللہ)
- حضرت غلام رسول راجیکی صاحبؓ کے ایمان افروز واقعات

فرمانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِيَ السَّلَامَ

(سنن نسائی)

ترجمہ: ’’حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ اور وہ مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔‘‘

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

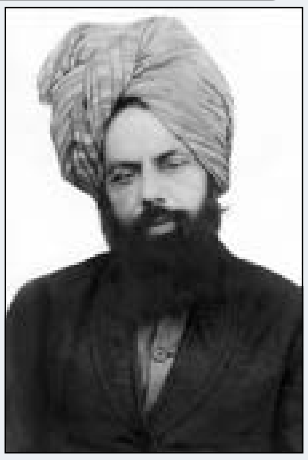

ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعاؤں کا اثر

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنھوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10-11)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک اور فضیلت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا۔ کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ ان کی ہمت اور صدق وہ تھا۔ کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں۔ تو اس کی نظیر نہیں ملتی۔‘‘

(اخبار الحکم جلد 7 نمبر 25 پرچہ 10 جولائی 1902ء صفحہ 2)

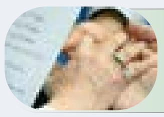

دربارِ خلافت

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ تمہارا مطمح نظر ہمیشہ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ (البقرۃ:149) ہونا چاہئے یعنی تم نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور پھر نیکیاں بجالانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین مخلوق قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ (البیّنۃ:8) یعنی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے یہی ہیں جو بہترین مخلوق ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے مختصراً ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کو چاہئے کہ اپنا فرض ادا کرے اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد 10صفحہ 15۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس آیت کے حوالے سے آپ نے فرمایا۔ پس اعمال صالحہ میں ترقی کرنا، نیک کام کرنا، نیکیاں بجالانا ہی ایک مسلمان کو، ایک مومن کو حقیقی مومن بناتا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے۔ ہماری رہنمائی کے لئے قرآن وحدیث کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے اس بارے میں ارشادات فرمائے ہیں۔مثلاً یہ کہ نیکی کیا چیز ہے؟ حقیقی نیکی کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟ نیکی بجالانے کے لئے خدا تعالیٰ پر ایمان کیوں ضروری ہے؟ ایمان کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ اس ایمان کے معیار کو ہمیں کس طرح بڑھانا چاہئے؟ کن ذریعوں سے نیکی کی جاتی ہے؟ نیکی کے کون کون سے مختلف پہلو ہیں؟ کتنی قسم کی نیکیاں ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کو کس طرح نوازتا ہے؟ پھر یہ بھی آپ نے بیان فرمایا کہ جائز چیزوں کا بھی اعتدال کی حد تک کرنا نیکی ہے۔ اگر اس سے زیادہ کرو تو پھر نیکی میں کمی کر دیتا ہے۔ یہ بھی کہ ایک مومن کو اپنی نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے؟ غرض کہ آپ نے نیکیوں کی حکمت، اس کی حقیقت اور اس کی روح کے مضمون کو مختلف موقعوں پر مختلف زاویوں سے کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اس وقت مَیں اس بارے میں آپ کے چند اقتباسات پیش کروں گا۔ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ نیکی کیا چیز ہے اور یہ بھی کہ بظاہر ایک چھوٹی سی نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنا دیتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ’’نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔‘‘ (اسلام کی حقیقت معلوم کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اس کا قرب حاصل کرنا ہے تو نیکیاں اس کے لئے ایک زینہ ہیں۔) ’’لیکن یاد رکھو کہ نیکی کیا چیز ہے‘‘ فرمایا کہ ’’شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا ہے۔ اور ان کو راہ حق سے بہکاتا ہے۔مثلاً رات کو روٹی زیادہ پک گئی‘‘۔ (امیر آدمی ہے یا کسی کے گھر میں رات کو کھانا زیادہ پک گیا۔ روٹی زیادہ پک گئی۔) ’’صبح کو باسی بچ رہی۔‘‘ (کھائی نہیں گئی۔ رات کو بچ گئی اور اگلے دن) فرمایا کہ ’’عین کھانے کے وقت کہ اس کے سامنے اچھے کھانے رکھے ہیں ابھی ایک لقمہ نہیں لیا کہ دروازے پر آ کر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی‘‘ (تو اس کھانے والے نے) ’’کہا کہ باسی روٹی سائل کو دے دو۔‘‘ (کَل کی جو بچی ہوئی روٹی تھی وہ دے دو۔ حالانکہ اپنے سامنے تازہ کھانا پکا ہوا ہے۔) فرمایا کہ ’’کیا یہ نیکی ہو گی؟ باسی روٹی تو پڑی ہی رہنی تھی۔ تنعّم پسند اسے کیوں کھانے لگے؟‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا (الدھر:9)‘‘ (فرمایا کہ) ’’یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ (یعنی اچھا طعام اس کو کہا جاتا ہے جو پسندیدہ کھانا ہو۔) ’’سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا‘‘۔ (ایک دن کا پرانا کھانا ہے جس کو خود پسند نہیں کرتے وہ کھانا عربی میں طعام نہیں کہلاتا۔فرمایا کہ ’’الغرض اس رکابی میں سے جس میں ابھی تازہ کھانا اور لذیذ اور پسندیدہ رکھا ہوا ہے۔‘‘ (پلیٹ میں کھا رہے ہو۔تمہارے سامنے پڑا ہے رکھا ہوا ہے۔ ’’کھانا شروع نہیں کیا۔فقیر کی صدا پر نکال دے تو یہ تو نیکی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1صفحہ 75۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ابھی تازہ کھانا سامنے پڑا ہے اور اگر کوئی مانگنے والا آتا ہے، غریب آدمی آتا ہے اور وہ اس کو دے دیتے ہو تو یہ نیکی ہے۔ نہ یہ کہ اچھا میں تو تازہ کھانا کھاتا ہوں اور گھر والوں کو کہہ دیا کہ کل کا جو بچا ہوا کھانا تھا وہ تم اس کو دے دو۔ تو اس حد تک گہرائی میں انسان جائے تو تبھی وہ حقیقی نیکی کو پا سکتا ہے۔ پس حقیقی نیکی کرنے کی کوشش ہونی چاہئے اور یہ نیکی کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ یہ نیکی خدا تعالیٰ پر کامل ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو کیونکہ مجازی حُکّام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پس پردہ کسی کا کیا فعل ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان ہو اور ایمان یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ہر چیز پر نظر ہے۔ بظاہر جو حُکّام ہیں، بظاہر جو حکومت ہے، ادارے ہیں ان کو تو انسان کے اندر کا نہیں پتا کہ کیا چیز ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو پتا ہے اور یہ ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتا ہے۔ ہر چیز کا علم ہے۔ وہ غیب کا

بقیہ صفحہ 9 پر

چولہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہی پاک چولا ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ نوروں سے معمور ہے
جو دور اِس سے اُس سے خدا دور ہے
یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے
اسی پر وہ آیات ہیں بیّنات
کہ جن سے ملے جاودانی حیات
یہ نانک کو خلعت ملا سرفراز
خدا سے جو تھا درد کا چارہ ساز
اسی سے وہ سب راز حق پا گیا
اسی سے وہ حق کی طرف آ گیا
اسی نے بلا سے بچایا اسے
ہر اک بد گہر سے چھوڑایا اسے
ذرا سوچو سکھو! یہ کیا چیز ہے
یہ اس مرد کے تن کا تعویذ ہے
یہ اس بھگت کا رہ گیا اک نشاں
نصیحت کی باتیں حقیقت کی جاں
گرنتھوں میں ہے شک کا اک احتمال
کہ انساں کے ہاتھوں سے ہیں دست مال
جو پیچھے سے لکھتے لکھاتے رہے
خدا جانے کیا کیا بناتے رہے
گماں ہے کہ نقلوں میں ہو کچھ خطا
کہ انساں نہ ہووے خطا سے جدا
مگر یہ تو محفوظ ہے بالیقیں
وہی ہے جو تھا اس میں کچھ شک نہیں
اسے سر پہ رکھتے تھے اہل صفا
تذلل سے جب پیش آتی بلا
جو نانک کی مدح و ثنا کرتے تھے
وہ ہر شخص کو یہ کہا کرتے تھے
کہ دیکھا نہ ہو جس نے وہ پارسا
وہ چولہ کو دیکھے کہ ہے رہنما
جسے اس کے مَتُ کی نہ ہووے خبر
وہ دیکھے اسی چولہ کو اک نظر
اسے چوم کر کرتے رو رو دعا
تو ہو جاتا تھا فضل قادر خدا

(ست بچن صفحہ 41 مطبوعہ 1895ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 اگست 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

اس دفعہ فتح حسینی صفات رکھنے والوں کی ہوگی۔ پس ہمیں چاہیے کہ آج کل دعاؤں اور درود شریف پڑھنے پر زور دیں

یہی وہ امام ہیں جن کے ذریعے تمام جھگڑوں اور فسادوں نے امن و سلامتی میں بدلنا ہے۔ پس محرّم کو صرف افسوس کرنے یا اپنے بغضوں، کینوں اور غصّوں کو نکالنے کا مہینہ بنانے کی بجائے محبت اور پیار بانٹنے کا مہینہ بنانا چاہیے۔ جب ہم حَکَم و عدل رہ نما کے پیچھے چلیں گے تب ہی ہم حقیقی مسلمان کہلانے والے ہوں گے۔

حَکَم وعَدل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تحریرات و ارشادات کی روشنی میں آلِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور خلفائے راشدینؓ کی فضیلت کا بیان

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 82/ اگست 0202ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم رانا عطاء الرحیم صاحب کے حصے میں آئی۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی غلامی میں مسیح موعودؑ کو حَکَم و عدل بنا کر بھیجا ہے۔ وہ حَکَم و عدل جس نے تمام مسالک اور فرقوں کی غلط تشریحات اور فروعی اختلافات کو دُور کر کے مسلمانوں کو ایک وحدت عطا کرنی تھی۔ پس آج مسلمانوں کے ہر فرقے سے عِلم، عقل اور دعاؤں سے کام لینے والے لاکھوں افراد ہر سال جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے چلے جارہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کسی فرقے یا مسلک کے فرق یا اختلافی نظریات اور تشریح و تفسیر پر قائم ہونے والی جماعت نہیں بلکہ یہ آپؐ کے وعدے کے مطابق قائم ہونے والی جماعت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً فرمایا کہ تمام مسلمانوں کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ علیٰ دینِ واحد۔ پس یہ وہ کام ہے جس کے لیے حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے ہیں اور جس کے لیے خلافت کے زیرِ سایہ جماعت احمدیہ مصروفِ عمل ہے۔ یقیناً ہم نے مخالفتوں، مقدموں، سختیوں اور گالم گلوچ کی پروا کیے بنا حق بات کہنے اور حق پھیلانے سے نہیں رکنا۔ سینکڑوں سال سے مسلمان اختلافات میں مبتلا ہو کر اپنی اکائی کو کم زور کرتے چلے آرہے ہیں۔ آج کل بھی ہم اسلامی سال کے پہلے مہینے محرّم سے گزر رہے ہیں اور بدقسمتی سے کئی مسلمان ممالک میں اس مہینے میں قتل و غارت گری اور فتنہ و فساد میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ عامۃ المسلمین، سنجیدہ طبع اور حق کے متلاشی لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ کس طرح ہم مسلمانوں کو امّتِ واحدہ بنا سکتے ہیں۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فیج اعوج کے زمانے کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کی خوش خبری بھی دی تھی۔ صاحبِ عقل لوگوں کو نام نہاد علماء کی پیروی کی بجائے اُس امام کو ڈھونڈنے کی کوشش کرنی چاہیے جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لیے کھڑا کیا ہے۔ ہم احمدی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے سپرد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام کیا ہے؛ یہی وہ امام ہیں جن کے ذریعے تمام جھگڑوں اور فسادوں نے امن و سلامتی میں بدلنا ہے۔ پس محرّم کو صرف افسوس کرنے یا اپنے بغضوں، کینوں اور غصّوں کو نکالنے کا مہینہ بنانے کی بجائے محبت اور پیار بانٹنے کا مہینہ بنانا چاہیے۔ جب ہم حَکَم و عدل رہ نما کے پیچھے چلیں گے تب ہی ہم حقیقی مسلمان کہلانے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میری حیثیت مولوی کی حیثیت نہیں بلکہ سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے سماوی آدمی مانو پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں ایک دم میں طے ہوسکتی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے حَکَم ہو کر آیا ہو جو معنی قرآن اور حدیث کے وہ کرے گا وہی صحیح ہوں گے۔ ورنہ شیعہ سنّی کے جھگڑے دیکھو کب طے ہونے میں آتے ہیں۔ جب تک یہ اپنا طریق چھوڑ کر مجھ میں ہو کر نہیں دیکھتے یہ حق پر ہرگز نہیں پہنچ سکتے۔ سبّ وشتم جب ایک شریف آدمی کے نزدیک پسندیدہ چیز نہیں تو پھر خدائے قدوس کے حضور عبادت کب ہوسکتی ہے۔ اسی لیے تو مَیں کہتا ہوں کہ میرے پاس آؤ میری سنو تا کہ تمہیں حق نظر آوے۔

خلفائے راشدین کے مرتبہ و مقام اور بزرگی کے متعلق آپؑ فرماتے ہیں۔

مَیں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔ وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔

پس حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں حقیقی مومن اور مسلمان بننے کے لیے ان چاروں خلفاء کو اپنے لیے اسوہ بنانا ہوگا۔ جماعت احمدیہ کا تو یہ عقیدہ ہے کہ یہ سب خلفائے راشدین ہمارے لیے نمونہ ہیں۔ اس وقت مَیں بعض اقتباسات پیش کرتا ہوں تا کہ نئے آنے والوں اور نوجوانوں کو سمجھ آجائے کہ ہمارا مسلک اور عقیدہ کیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ابتدائی زمانۂ خلافت میں پیش آمدہ حالات کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر وہ یعنی حضرت ابوبکرؓ قوی دل نہ ہوتا تو بہت ہی مشکل پڑتی اور وہ گھبرا جاتا لیکن صدیق نبیؐ کا ہم سایہ تھا۔ آپؐ کے اخلاق کا اثر اُس پر پڑا ہوا تھا اس لیے وہ شجاعت اور استقلال دکھایا کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد اگر ابوبکر کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔

حضرت عمرؓ کے اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا درجہ صحابہ میں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ بعض اوقات ان کی رائے کے موافق قرآن شریف نازل ہوجایا کرتا تھا۔

پھر خلفائے ثلاثہ کی نسبت فرمایا کہ میرے ربّ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ صدیق اور فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہم نیکوکار اور مومن تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ نے چن لیا۔

اسی طرح حضرت علیؓ کے محاسن اور مقام کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں کہ آپؓ تقویٰ شعار پاک باطن اور ان لوگوں میں سے تھے جو خدائے رحمٰن کے ہاں سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں… اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ حضرت علیؓ متلاشیانِ حق کی امید گاہ اور سخیوں کا بے مثال نمونہ اور بندگانِ خدا کے لیے حجت اللہ تھے۔ آپؓ کا زمانہ امن و امان کا زمانہ نہ تھا عوام الناس آپ کی اور ابنِ ابی سفیان کی خلافت کے بارے میں اختلاف کرتے تھے لیکن سچ یہ ہے کہ حق علی مرتضیٰ کے ساتھ تھا اور جس نے آپؓ کے دَور میں آپ سے جنگ کی تو اس نے بغاوت اور سرکشی کی۔

خلفائے راشدین کی اسلام اور قرآن کی حفاظت کا حق ادا کرنے کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ اگر یہ دین میں امین نہ ہوتے تو آج ہمارے لیے مشکل تھا جو قرآن شریف کی کسی ایک آیت کو بھی من جانب اللہ بتا سکتے۔

فرمایا: خدا کی قسم وہ ایسے لوگ ہیں کہ خیر الکائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدد کی خاطر موت کے میدانوں میں ڈٹ گئے اور اللہ کی خاطر انہوں نے اپنے باپوں اور بیٹوں کو چھوڑ دیا۔

پس یہ وہ ادراک ہے جو ان چاروں خلفاء کے مقام و مرتبے کا حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دیا اور یہی وہ مقام ہے جو ہر مسلمان ان بزرگوں کو دے گا تو حقیقی مسلمان کہلائے گا۔ عموماً حضرت مسیح موعودؑ یا جماعت احمدیہ کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ آپؑ اور آپ کی جماعت نے خاندانِ نبوت کے مقام کو نہیں پہچانا۔ اس وقت مَیں ایسے حوالے پیش کروں گا جن سے معلوم ہوگا کہ آپؑ کی نظر میں خاندانِ نبوت کا کیا مقام تھا حضورؑ فرماتے ہیں:

میری کشفاً عین عالَمِ بیداری میں حضرت علیؓ سے ملاقات ہوئی اور آپؓ نے خدائے علّام الغیوب کی کتاب کی تفسیر مجھے عطا کی اور فرمایا یہ میری تفسیر ہے اور اب آپ کو دی جاتی ہے۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ آپ مجھ سے بڑی محبت و الفت سے ملے اور میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آپ مجھے اور میرے عقیدے کو جانتے ہیں… آپ کے ساتھ حسن اور حسین اور سیّد الرسل خاتم النبیینؐ بھی تھے اور ان کے ساتھ ایک نہایت خوب رُو، صالحہ، جلیلۃ القدر بابرکت پاک باز، لائقِ تعظیم، باوقار ظاہرو باہر نُورِ مجسّم جوان خاتون بھی تھیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ آپ حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ دین کے تعلق میں حضرت فاطمہؓ کے نزدیک میری حیثیت بمنزلہ بیٹے کے ہے۔

ایک اَور مقام پر آپؑ نے فرمایا کہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین یا حضرت عیسیٰ جیسے راست باز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آپؐ کی آل اور اصحاب سے اس قدر محبت تھی کہ ایک دفعہ محرّم کے مہینے میں آپؑ نے حضرت صاحب زادی مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت صاحب زادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو شہادت امام حسینؑ کے واقعات بڑے دردناک انداز میں سنائے کہ آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا ان کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ سننے کے بعد کیسے کہا جاسکتا ہے کہ آپؑ کو آلِ محمدؐ سے محبت نہیں تھی۔ جس محبت کا ادراک آپؑ کو تھا وہ کسی اَور کو نہیں ہوسکتا۔ جہاں شیعہ غلو کی حد تک گئے اور جہاں سنّی غلط ہوئے وہاں آپؑ نے بطور حَکَم و عدل اسلام کی حقیقی تعلیم رائج کرنے کا فریضہ انجام دیا۔ اس کے باوجود دونوں فرقے احمدیوں کو برا بھلا کہتے اور ظلموں کا نشانہ بناتے ہیں لیکن ہم نے صبر و استقامت کے ساتھ حقیقی اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ ہماری قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس دفعہ فتح حسینی صفات رکھنے والوں کی ہوگی۔ پس ہمیں چاہیے کہ آج کل دعاؤں اور درود شریف پڑھنے پر زور دیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ محرم کے ایام میں سب مسلمانوں کو بھی محفوظ رکھے۔ آمین

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

☆…☆…☆

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 07 اگست 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

سال 20-2019ء کے دوران جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال کا مختصر تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کا قدم آگے ہی بڑھا ہے

دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ 288 نئی جماعتوں کا قیام۔ 1040 مقامات پر پہلی مرتبہ احمدیت کا نفوذ۔ 217 نئی مساجد کی تعمیر جبکہ 93 بنی بنائی مساجد جماعت کو عطا ہوئیں۔ 97 مشن ہاؤسز تبلیغی سنٹرز کا اضافہ۔ 114 ممالک میں 41,111 وقارِ عمل کیے گئے جن سے 52 لاکھ 12 ہزار ڈالرز کی بچت ہوئی۔ مرکزی نمائندگان کے دورہ جات۔ رقیم پریس کے تحت آٹھ ممالک میں کام کرنے والے چھاپہ خانوں کی کارکردگی۔ لاکھوں کی تعداد میں کتب، پمفلٹس اور لیف لیٹس وغیرہ کی اشاعت۔ یسّرناالقرآن کی طرز پر خطِ منظور سے تیار کیے جانے والے خوبصورت قرآنِ کریم کی طباعت۔ 42 زبانوں میں 407 مختلف کتب، پمفلٹس وغیرہ کی 42 لاکھ 56 ہزار 659 کی تعداد میں طباعت۔ 29 زبانوں میں 94 تعلیمی و تربیتی اخبارات و رسائل کی کامیاب اشاعت۔ 24 زبانوں میں دو لاکھ کے قریب کتب کی دنیا کے مختلف ممالک کو ترسیل۔ مختلف ممالک میں 709 مختلف عناوین پر مشتمل کتب، فولڈرز اور پمفلٹس کی 63 لاکھ 87 ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم۔ قرآنِ کریم کے اطالوی زبان میں ترجمے کی نظر ثانی کی تکمیل۔ صحیح بخاری کے گیارہ جلدوں پر مبنی ترجمہ و شرح کی اشاعت۔ متعدد کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انگریزی میں ترجمہ۔ 36 ممالک اور 8 ڈیسکس کی جانب سے 33 زبانوں میں 154 کتب و فولڈرز کی تیاری

مساجد کے قیام اور تبلیغ اسلام کے کاموں کے لیے مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے مخلصین کی جانب سے بے لوث اخلاص اور قربانیوں کا اظہار

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ هُوَ الَّذِيْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصّف:10-9)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے دین کے ہر شعبے پر کلیۃً غالب کر دے خواہ مشرک برا منائیں۔

آج 7/ اگست ہے اور یہ جماعت احمدیہ یوکے کے کیلنڈر کے مطابق جلسہ سالانہ یوکے کا پہلا دن ہے لیکن اس وبا کی وجہ سے جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اس سال جلسہ سالانہ کا انعقاد نہیں ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ جلد حالات معمول پر لائے اور اُسی طرح تمام روایات کے ساتھ ہم جلسہ منعقد کر سکیں جس طرح ہمیشہ کرتے رہے اور ایک دوسرے کو مل کر مودّت اور اخوّت کو بڑھائیں اور جلسہ سالانہ کے پروگراموں کو سن کر علمی اور روحانی حالتوں کو بہتر کرنے کے سامان پیدا کر سکیں جس طرح پہلے ہوتے تھے۔ بہرحال اس کمی کو ایم ٹی اے نے کچھ حد تک پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ پروگرام بنایا ہے کہ گذشتہ سال کے مختلف ملکوں کے جلسہ سالانہ میں میری ان تقریروں کو دکھائیں جو مَیں نے کی تھیں۔ اسی طرح کچھ لائیو پروگرام بھی کریں گے۔ امید ہے کہ یہ ان شاءاللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کی دینی اور علمی پیاس بجھانے کے لیے مدد کریں گے۔ اس لیے گھروں میں بیٹھ کر ان تین دنوں کے پروگراموں کو خاص طور پر دیکھیں۔ اس کے ساتھ ہی مجھے یہ بھی خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کے سال کے دوران جماعت پر جو فضل ہوتے ہیں اس کے لیے بجائے یہ کہ گذشتہ سال کی رپورٹ ایم ٹی اے پہ پیش کی جائے مَیں اس سال کی تازہ رپورٹ پیش کروں تا کہ احباب جماعت کے لیے ازدیادِ ایمان کا بھی باعث ہو۔ ان حالات کے باوجود جو گذشتہ چھ سات مہینے سے ہیں گو بعض کام جو باہر نکل کر اور زیادہ بہتر ہو سکتے تھے وہ نہیں ہو سکے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کا قدم آگے ہی بڑھا ہے اور خاص طور پر اکثر لوگ جو مجھے لکھتے ہیں کہ اس میں جو خاص تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں وہ تربیت اور جماعتی تعلق ہے۔ اس لحاظ سے اکثروں نے یہی لکھا کہ ان میں بھی اور ان کے بچوں میں بھی جماعت سے تعلق میں بہتری پیدا ہوئی ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے رپورٹ پیش کرنے کے بارے میں کہا تھا کہ جلسے کے دوسرے دن جو رپورٹ مَیں پیش کرتا تھا اس کا اکثر حصہ گذشتہ سالوں میں بھی وقت کی کمی کی وجہ سے رہ جاتا تھا اور مکمل پیش نہیں ہو سکتی تھی۔ اس دفعہ کیونکہ کچھ موقع میسر آ گیا ہے اس لیے مَیں نے یہ فیصلہ کیا کہ خطبہ جمعہ میں بھی اس رپورٹ کا کچھ حصہ پیش کروں اور پھر کچھ حصہ اتوار کی شام کو یہاں سے براہ راست ہال میں پروگرام کر کے وہاں سے پیش کیا جائے۔ گو کہ آج کے خطبے اور پرسوں شام ہمارا جو خطاب کا پروگرام ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس میں بھی مکمل رپورٹ تو شاید پیش نہ ہو سکے لیکن بعض ایمان افروز واقعات پیش ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس رپورٹ کے خاص نکات پیش کرنے سے پہلے مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو ارشادات پیش کروں گا جو ان آیات کی کچھ حد تک وضاحت کرتے ہیں جو مَیں نے ابھی تلاوت کی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ واضح اور کھلا اعلان بھی سامنے آ جاتا ہے کہ اب اسلام کی تبلیغ کے لیے، اس کا نشأۃ ثانیہ کا یہ جو دور ہے وہ آپؑ سے ہی وابستہ ہے اور تمام تر مخالفتوں کے باوجود اسلام کے اس نشأۃِ ثانیہ کے دور میں آپؑ کے اس سلسلے نے ان شاء اللہ تعالیٰ پھلنا ہے، پھولنا ہے اور پھیلنا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور جو رپورٹ اور واقعات مَیں پیش کروں گا وہ خود بول رہے ہیں کہ آپؑ کا دعویٰ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت آپؑ کے ساتھ اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’تخمیناً عرصہ بیس برس کا گزرا ہے کہ مجھ کو اس قرآنی آیت کا الہام ہوا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔ هُوَ الَّذِيْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا وہ اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کرے۔‘‘ اور فرمایا ’’اور مجھ کو اس الہام کے یہ معنے سمجھائے گئے تھے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ تا میرے ہاتھ سے خدا تعالیٰ اِسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اِس جگہ یاد رہے کہ یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہو گی۔ سو جس قدر اولیاء اور ابدال مجھ سے پہلے گذر گئے ہیں کسی نے ان میں سے اپنے تئیں اِس پیشگوئی کا مصداق نہیں ٹھہرایا۔ اور نہ یہ دعویٰ کیا کہ اس آیت مذکورہ بالا کا مجھ کو اپنے حق میں الہام ہوا ہے۔ لیکن جب میرا وقت آیا تو مجھ کو یہ الہام ہوا اور مجھ کو بتلایا گیا کہ اِس آیت کا مصداق تُو ہے اور تیرے ہی ہاتھ سے اور تیرے ہی زمانہ میں دینِ اسلام کی فوقیت دوسرے دینوں پر ثابت ہو گی۔‘‘ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 232-231 معہ حاشیہ)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’یہ صرف اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے۔ یہی ہے جس کا ربیع ہمیشہ آتا ہے۔‘‘ یعنی بہار کا موسم اس میں ہمیشہ آتا ہے ’’جبکہ اس کے درخت سرسبز ہوتے ہیں اور شیریں اور لذیذ پھل دیتے ہیں۔ اس کے سِوا اَور کوئی مذہب یہ خوبی نہیں رکھتا۔ اگر اس میں سے یہ خوبی نکال دی جاوے تو یہ بھی مردہ ہو جاتا۔ مگر نہیں وہ زندہ مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں اس کی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس نے اپنے فضل سے اس سلسلہ کو اسی لیے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر گواہ ہو اور تا خدا کی معرفت بڑھے اور اس پر ایسا یقین پیدا ہو جو گناہ اور گندگی کو بھسم کر جاتا ہے اور نیکی اور پاکیزگی پھیلاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 155-154 ایڈیشن 1984ء)

ان اقتباسات کے بعد اب مَیں کچھ رپورٹ کے حصے پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 288ہے اور ان نئی جماعتوں کے علاوہ ایک ہزار نئے مقامات پر بلکہ ایک ہزار سے زیادہ 1040نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں سیرالیون سرِفہرست ہے جہاں 40نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے بعد کونگو کنشاسا ہے یہاں 31جماعتیں قائم ہوئیں۔ تیسرے نمبر پر گھانا ہے جہاں 23نئی جماعتیں بنی ہیں اور اس کے علاوہ بہت سارے دوسرے ملک ہیں جہاں دس، بارہ، آٹھ، نو، دو، تین جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ان میں گیمبیا، لائبیریا، بینن، آئیوری کوسٹ، نائیجر، سینیگال، گنی بساؤ، تنزانیہ، گنی کناکری، نائیجیریا، ٹوگو، ساؤ تومے، کیمرون، ترکی، کونگو برازاویل، یوگنڈا اور اسی طرح اَور بھی بہت سارے ملک ہیں۔

ہمارے کونگو کنشاسا کے لوکل مربی معلم حمید احمد کہتے ہیں کہ ایک گاؤں ہے لَوبی چا کُو (LOBI TSHAKU)اس کے سنّی امام عثمان صاحب نے جب ریڈیو ایف ایم پر ہمارا تبلیغی پروگرام سنا تو ہماری مسجد پہنچ گئے اور مختلف سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس پر ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ نیز ان کو جماعت کا سواحیلی ترجمہ قرآن بھی دیا گیا اور دیگر جماعتی کتب بھی دی گئیں۔ ان کتب کے مطالعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کر لی اور وعدہ کیا کہ اپنے گاؤں جاکر جماعت کا پیغام دیں گے۔ اللہ کے فضل سے ان کی تبلیغ سے اس گاؤں میں بیس افراد پر مشتمل ایک نئی مخلص جماعت قائم ہو چکی ہے۔

پھر گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں ایک ریجن میں وہاں کے معلم سلسلہ نے اور صدر جماعت نے ایک تبلیغی پروگرام بنایا اور اس کے لیے جب کسی گاؤں میں گئے تو وہاں تبلیغی پروگرام کے بعد گاؤں کے ایک بزرگ نے کہا کہ مَیں آپ لوگوں کی آمد سے بہت خوش ہوں کیونکہ یہ تبلیغی کام جو آپ لوگ کر رہے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہیں۔ آپ لوگ اس سنت پر عمل کر رہے ہیں اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مدینے سے ہجرت کی تھی۔ افریقنوں کا ایک اپنا انداز ہے۔ مثالیں پیش کرتے ہیں۔ وہ (مثال) دیتے ہیں کہ مکے سے ہجرت کی اور مدینہ اس لیے آئے کہ اسلام پھیلے۔ اسی طرح آپ لوگ بھی باہر نکلے ہیں اور ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اور یہی سنت ہے اور یہی طریقہ ہے صحیح اسلام کی تبلیغ کا اور ہم لوگ آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ لوگوں نے امام مہدی علیہ السلام کی جو تعلیمات پیش کی ہیں یہی حقیقی اسلام ہے۔ ہم سب ایمان لاتے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو وہی امام مہدی مانتے ہیں جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو فیملیز کے کل 19 افراد نے بیعت کی اور احمدیت میں داخل ہوئے۔

امیر صاحب لائبیریا لکھتے ہیں کہ ہمارے مشنری نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے حوالے سے مالی قربانیوں کی اہمیت بیان کی تو وہاں کچھ غیر احمدی مسلمان بھی نماز پڑھنے آتے ہیں۔ جب احمدی اپنے نام لکھوا رہے تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے پچاس لائبیرین ڈالر دیے اور بغیر بتائے چپ کر کے چلا گیا۔ جب اس کا پتہ کیا گیا تو پتہ لگا کہ وہ ساتھ کے گاؤں کا آدمی تھا اور جب اس نے خطبہ سنا اور قربانی کے واقعات سنے اور اہمیت سنی تو متاثر ہوا اور اس نے بھی چندہ دے دیا۔ جب ہمارے معلم کو، مشنری کو پتہ لگا تو یہ وہاں گئے، ان کا شکریہ ادا کیا اور مل رہے تھے تو اس دوران میں گاؤں کے دوسرے لوگ بھی جمع ہو گئے اور جب انہوں نے باتیں سنیں تو بڑے متاثر ہوئے اور وہاں کے جو امام تھے وہ بھی بڑے متاثر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ چند دن بعد دوبارہ آئیں۔ مَیں دو تین گاؤں کو اکٹھا کروں گا آپ وہاں تبلیغ کریں۔ چنانچہ مقررہ دن ہمارا تبلیغی وفد وہاں پہنچا۔ وہاں تینوں دیہات کے لوگ جمع تھے اور جماعت کے عقائد کے بارے میں بتایا گیا۔ قیام کی غرض اور اس کی تفصیل بتائی گئی۔ کہتے ہیں پھر اس کے بعد سوالات کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہوا جو سارا دن جاری رہا۔ جب ہر لحاظ سے تسلی ہوگئی تو تینوں گاؤں کے اماموں نے اپنے تمام لوگوں کے سمیت احمدیت میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تینوں گاؤں میں جماعتیں قائم ہوگئیں۔

لائبیریا سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کالانگور (KULANGOR) میں جمعے کے روز تبلیغ کے لیے گئے۔ مَیں نمازِ جمعہ سے کوئی دو گھنٹے پہلے وہاں پہنچ گیا اور ابتدائی گفتگو کے وقت پتہ چلا کہ لوگ جمعہ کی نماز اپنی مسجد میں ادا نہیں کرتے بلکہ قریبی بڑے گاؤں میں جمعہ ہوتا ہے جس میں دو تین افراد یہاں سے بھی چلے جاتے ہیں اور باقی سارا گاؤں مسلمان ہونے کے باوجود جمعہ کی برکات سے محروم رہتا ہے۔ جب وجہ پوچھی تو گاؤں والوں نے بتایا کہ بڑے امام نے ہمیں کہا ہے کہ مسجد میں جمعہ شروع کرنے سے پہلے تین بکریاں ذبح کرنی ضروری ہوتی ہیں اور پھر جب بکریاں ذبح ہو جائیں اور گوشت بھی امام صاحب کو پہنچ جائے تو پھر وہ کسی کو امام مقرر کر دیتے ہیں جو جمعہ پڑھائے گا۔ ان کو بڑا قائل کرنے کی کوشش کی کہ یہ غلط ہے۔ اسلام میں کوئی ایسی شرط نہیں ہے۔ نماز جمعہ کی برکات کے بارے میں بتایا اور ان کو کہا کہ اچھا آج ہم آپ کو بغیر بکریاں ذبح کیے جمعہ پڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ گاؤں کے لوگ تھے وہمی بھی ہوتے ہیں، توہّم پرست بھی ہوتے ہیں، علم بھی ان کو دین کا نہیں ہے ان کو بڑا خوف اور خطرہ پیدا ہوا کہ کہیں مولوی کی نافرمانی نہ ہو جائے اور ہم گناہ گار نہ بن جائیں اور اس کے نتیجے میں ہم پر کوئی عذاب نہ نازل ہو جائے جس طرح مولوی ڈراتے ہیں لیکن بہرحال جب ان کو بہت زیادہ زور دیا گیا تو وہ مان گئے اور جمعہ پڑھایا گیا۔ سب لوگ اس میں شامل ہوئے۔ جمعہ کے بعد جماعت کا تفصیلی تعارف ہوا۔ سوال و جواب بھی ہوئے۔ لوگوں کے ذہنوں میں چونکہ امام صاحب کی، بڑے امام کی سرزنش کا بھی خیال تھا اس لیے مبلغ نے ان کو کہا کہ اگر کوئی سوال کرے کہ ایسے جمعہ کیوں پڑھا ہے تو آپ لوگ صرف ان سے یہ پوچھیں کہ بتاؤ یہ کہاں لکھا ہے کہ جمعہ پڑھنے سے پہلے بکروں کا ذبح کرنا ضروری ہے۔ پھر جب مولوی کو پتہ چلا کہ وہاں جمعے کی نماز ہوگئی ہے تو پوچھ گچھ کے لیے وہاں پہنچ گیا اور بڑا ناراض ہوا۔ گاؤں والوں نے یہی سوال کیا کہ ہمیں دکھائیں کہاں لکھا ہوا ہے کہ جمعہ سے پہلے بکرے ذبح کرنا ضروری ہے اور وہ بھی تین بکرے۔ بعد میں ہمارے لوکل مشنری نے گاؤں کے ایک شخص کو جمعہ پڑھنے کا طریق سکھا دیا۔ اب باقاعدہ وہاں جمعہ ہوتا ہے اور لوگوں نے بھی اس مولوی کو چھوڑ دیا ہے اور سب نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ حقیقی اسلام یہی ہے جو جماعتِ احمدیہ نے ہمیں سکھایا ہے نہ کہ وہ جو مولوی ہمیں بتاتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ان میں سے اکثر لوگ جماعت میں شامل ہو گئے اور اللہ کے فضل سے یہاں نئی جماعت کا قیام ہوا۔

عجیب عجیب نئی بدعات ہیں جو ان لوگوں نے مذہب کے نام پہ شروع کی ہوئی ہیں اور اسی طرح یہ کم علم لوگوں کی، بیچاروں کی غلط رہ نمائی کرتے ہیں۔

فلپائن سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ’سالو پینگ‘ (Saluping) کا علاقہ شدت پسند مسلمانوں کی وجہ سے مشہور ہے اور تبلیغی جماعت کی سرگرمیاں بھی یہاں کافی تیز ہیں۔ اس علاقے میں ہمارے ایک معلم صاحب کے سسرالی رشتہ دار بھی رہتے ہیں۔ معلم صاحب نے جب اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کی تو ان کی طرف سے مثبت جواب ملا تو نیشنل سطح پر یہاں تبلیغ کا پروگرام بنایا گیا اور تین معلمین اور تین داعیان کی ایک ٹیم ایک ہفتے کے لیے اس علاقے میں بھیجی گئی۔ لوکل مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا ہوا جس طرح عموماً ہوتا ہے لیکن اس مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے تئیس افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

سینیگال کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ریجن ہے تانبا کنڈا۔ اس میں ہمارا تبلیغی وفد گیا۔ ایک قصبے میں گیا تو وہاں جاکر معلوم ہوا کہ وہاں پہلے سے ہی دو فرقوں تیجانیہ اور مریدیہ کے مابین بحث جاری ہے۔ وہاں کے امام نے ہمارے وفد کے ایک ممبر کو کہا کہ ان میں سے کوئی فرقہ حق پر نہیں۔ ہم انتظار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ ایک سچا امام آنے والا ہے ہم اس کو تسلیم کریں گے۔ جب ہمارے وفد نے تبلیغ کی اور سوال و جواب کیے تو ہمارے وفد کے پاس مولانا نذیر مبشر صاحب کی کتاب ’القول الصریح فی ظھور المھدی والمسیح‘ تھی اور قاعدہ یسّرناالقرآن بھی تھا۔ دونوں اس امام نے خرید لیے اور وفد نے تبلیغ کی اور واپس آ گئے۔ دو دن کے بعد امام نے فون کر کے بلایا اور کہا کہ ہمیں منڈنگا زبان کا ترجمہ قرآن بھی چاہیے وہ بھی انہوں نے منگوایا۔ جب دوسری مرتبہ ہمارا وفد وہاں گیا تو اس نے ہمارے وفد سے کہا کہ ہم جس مذہب کے انتظار میں تھے وہ یہی احمدیت ہے کیونکہ مَیں نے آپ کی کتاب اور قرآن کریم کا ترجمہ اپنی زبان میں پڑھا ہے۔ اس طرح یہ سارا گاؤں احمدیت میں داخل ہو گیا اور نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا اور پھر قاعدے بھی وہاں دیے گئے، ان کو قرآن کریم بھی دیے گئے تا کہ ان کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا جائے۔

گوئٹے مالا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ کوبان شہر میں یہاں سے دس کلو میٹر کا ایک علاقہ ہے وہاں دورانِ سال پہلی دفعہ جماعت کا تعارف ہوا۔ وہاں دو مرتبہ دورہ کر کے اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اور انہیں جلسہ سالانہ گوئٹے مالا پر دعوت دی گئی۔ ان میں سے ایک فیملی کے تین افراد جلسہ سالانہ گوئٹے مالا پر آئے اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ اس طرح یہاں ایک نئی جماعت کا آغاز ہوا ہے اور یہ فیملی اپنے دوسرے فیملی کے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچا رہی ہے، تبلیغ کر رہی ہے۔

سینیگال کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں دس جگہوں پر ایک ریجن میں لوکل معلمین اور مشنریز کے تحت ہفتے میں ایک گھنٹہ ریڈیو کا پروگرام ہوتا ہے اور ایک گھنٹہ میرا خطبہ مسلسل نشر ہوتا ہے۔ یہ تبلیغ کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ ان پروگراموں میں لوگ فون کر کے سوال و جواب بھی کرتے ہیں۔ اس ذریعے سے اس سال بیس دیہات میں جماعتِ احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ لوگ نہ صرف احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں بلکہ خود ہی فون کر کے اپنے ہاں آنے کی دعوت بھی دیتے ہیں۔

کبابیر کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنوبی فلسطین کے شہر میں چند سالوں سے احمدی تو رہتے ہیں لیکن وہاں منظم جماعت قائم نہیں تھی۔ اللہ کے فضل سے اس سال کے دوران یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے اور الخلیل جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جگہ ہے اور یہاں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ اور ان کی ازواجِ مطہرات کی قبریں بھی ہیں۔ یہ پرانا تاریخی شہر ہے۔ اس شہر میں اور ارد گرد کے گاؤں میں ہمارے 27/احمدی افراد رہتے ہیں، باقاعدہ جماعت قائم کر دی گئی ہے اور ایک احمدی نے اپنے گھر کا ایک حصہ بطور مسجد کے الگ کیا ہے کہ یہاں نمازیں پڑھا کریں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مجموعی تعداد 217 ہے جن میں سے 124 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 93بنی بنائی ملی ہیں اور اس میں یوکے اور فرانس اور جرمنی اور ہندوستان اور انڈونیشیا اور گھانا اور نائیجیریا اور سیرالیون اور بینن، برکینا فاسو، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، گنی بساؤ، تنزانیہ، یوگنڈا، مالی، کونگو، کنشاسا، کیمرون، سینیگال، گنی کناکری، ٹوگو، چاڈ، زیمبیا، آسٹریلیا وغیرہ شامل ہیں۔ دنیا کے بہت سارے ملکوں میں تقریباً تین براعظموں میں بلکہ چار براعظموں میں ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجدوں کی یہ توفیق ملی۔

گوئٹے مالا میں 31 سال کے وقفے کے بعد دوسری مسجد کی تعمیر ہوئی ہے اور پہلی مسجد جس کا نام 'بیت الاول' تھا وہ 1989ء میں، (eighty nine میں) تعمیر ہوئی تھی۔ اس طرح 31 سال کے بعد یہ دوسری مسجد جس کا نام مسجد نور ہے کابون کے علاقے میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس علاقے میں 2015ء میں احمدیت کا پیغام پہنچا تھا۔ یہ علاقہ گوئٹے مالا میں ہمارے مرکز سے 328 کلومیٹر دور ہے اور 70 کلومیٹر کا پہاڑی راستہ ہے اور سڑک بھی کچی ہے اور چھوٹی ہے اور بہت خطرناک ہے۔ مسجد کی بنیاد دسمبر 2019ء میں رکھی گئی تھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ کی تقدیر اس طرح ظاہر ہوئی کہ وہاں سڑک کی تعمیر بھی شروع ہوئی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ستر کلومیٹر کا رستہ بھی بہت بہتر ہو گیا ہے اور سڑک کو کشادہ کرنے کا کام بھی جاری ہے۔ اس مسجد میں 170 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ ایک مینار بھی تعمیر ہوا ہے جس کی اونچائی ساڑھے آٹھ میٹر ہے۔ مسجد کے ساتھ دو منزلہ مشن ہاؤس بھی تعمیر ہوا ہے۔ گراؤنڈ فلور پر لائبریری اور دفتر ہے۔ فرسٹ فلور پر رہائشی حصہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جماعتی کچن بنایا گیا ہے۔ مردوں عورتوں کے علیحدہ علیحدہ واش رومز وغیرہ جس طرح ہماری مساجد میں ہوتا ہے یہ سب کچھ ہے اور یہ اونچی جگہ ہونے کی وجہ سے دُور سے نظر آتی ہے۔

ناروے میں جماعت کرسچن سانڈ (Kristiansand) میں امسال ایک چرچ کی عمارت بطور مسجد خریدی گئی ہے اور اس شہر میں جولائی 2017ء میں ایک عمارت خریدی گئی تھی جو ایک کمپنی کا آفس تھا۔ وہاں نمازیں پڑھنے اور اجلاسات کرنے کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ اس جگہ کو مسجد بنانے کے منصوبے کا آغاز اور نقشے وغیرہ بنانے کا کام جب شروع کیا گیا اور جب یہ حکومتی اداروں میں پیش کیے گئے تو اردگرد کی آبادی نے اس کی مخالفت کی اور اخبارات میں بھی اس مخالفت کا کثرت سے ذکر آیا۔ تقریباً دو سال یہ سلسلہ چلتا رہا۔ مخالفت ہوتی رہی۔ اس کے قریب ہی ہمسایہ میں ایک چرچ بھی واقع ہے۔ چرچ کے لوگوں نے بھی مسجد بننے کی پُرزور مخالفت کی لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر اس طرح غالب آئی کہ وہی چرچ جو ہماری مخالفت کر رہا تھا اس کی انتظامیہ سے اپنا چرچ نہ سنبھالا گیا اور انہوں نے چرچ بیچنے کا فیصلہ کیا۔ کونسل سے کہا کہ وہ چرچ بیچنا چاہتے ہیں۔ اس پر کونسل نے اسے مشورہ دیا کہ وہ جماعت احمدیہ سے رابطہ کر لیں ہوسکتا ہے کہ وہ یہ چرچ خرید لیں۔ چنانچہ اس پر انہوں نے ہمارے مبلغ سے رابطہ کیا۔ اس پر سارا جائزہ لے کر انہوں نے مجھے رپورٹ پیش کی اور میری منظوری سے پھر یہاں چرچ کی عمارت بطور مسجد خرید لی گئی اور اس سال 25؍فروری کو اللہ کے فضل سے چرچ کی چابی مل گئی ہے۔ وہی چرچ جو اس علاقے میں مسجد بنانے کی مخالفت کر رہا تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی چرچ میں جماعت کی 'مسجد مریم' بن چکی ہے اور اس پر حکومتی اخراجات شامل کر کے جو اخراجات ہوئے ہیں وہ تقریباً دس ملین نارویجئن کرونر ہیں۔

ملاوی میں پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ یہاں کے ایک ڈسٹرکٹ Mangochi کے Mwala نامی علاقے میں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر سے قبل اہل علاقہ کو اعتماد میں لیا گیا۔ وہ سب اپنے گاؤں میں مسجد کی تعمیر سے نہایت خوش تھے لیکن بعض شرپسندوں نے وہاں حملہ کر دیا اور تعمیراتی سامان وغیرہ اٹھا کر لے گئے۔ اس کی وجہ سے پولیس کے حکم سے کچھ دن تعمیر روک دی گئی۔ جب دوبارہ تعمیر کا آغاز ہوا تو گاؤں کے لوگوں کو بتایا گیا کہ حالات کی سنگینی کیا ہے اور اب متحد ہو کر اس کی حفاظت کریں۔ ان کو توجہ دلائی گئی تا کہ دوبارہ کوئی ایسی کارروائی نہ ہو۔ سب نے کہا کہ واقعۃً یہ مسجد ہمارے گاؤں کے لیے ایک نعمت سے کم نہیں۔ ہم سب مل کر اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اس کی تعمیر ہو اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے، جماعتی ممبران جو وہاں ہیں انہوں نے اردگرد کے لوگوں سے تبلیغی روابط بھی بڑھائے اور احمدیت کی امن پسند اور محبت والی تعلیم جو ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیم ہے اس سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ بہرحال جب وہ مسجد مکمل ہوئی اور اس کی افتتاحی تقریب منعقد کی گئی تو مجموعی طور پر یہاں تقریباً ساڑھے چار سو کے قریب احباب شامل ہوئے جن میں وہاں کے مختلف زون سے 13 چیف بھی آئے ہوئے تھے۔ پولیس انسپکٹر تھے، دیگر مساجد کے امام بھی تھے۔ اور اس موقعے پر غیر از جماعت نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں احمدیوں کے بارے میں غلط طور پر بتایا گیا تھا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں اور ان کا طریق عبادت بھی مسلمانوں سے مختلف ہے لیکن یہاں آ کر ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ آپ نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی امن کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اس طرح مختلف پروگراموں کے نتیجے میں اس علاقے کے تین دیہات میں ایک ہزار سے زائد افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے جن میں اپنے اپنے زون کے چیفس بھی شامل ہیں۔

مسجد بیت العافیت میکسیکو (Mexico)۔ میکسیکو کے دارالحکومت میکسیکو سٹی میں چند سال قبل ایک عمارت بطور سینٹر خریدی گئی تھی۔ یہ میکسیکو میں جماعت کی پہلی خریدی ہوئی پراپرٹی ہے۔ یہ عمارت تین منزلہ ہے۔ اس عمارت کے گراؤنڈ فلور کو بطور مسجد تیار کیا گیا ہے۔ اس فلور پر مردوں اور عورتوں کے لیے نماز کا ہال ہے، لائبریری ہے اور جماعتی دفتر ہے اور چند کمرے ہیں جو مختلف کلاسوں کے لیے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ دوسری منزل پر مربی سلسلہ کی رہائش ہے اور تیسری منزل حسب ضرورت بعد میں استعمال میں لائی جائے گی۔

بیلیز (Belize) اور بعض اَور جگہوں پر بھی مساجد زیر تعمیر ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ بھی جلد مکمل ہو جائیں گی۔ جو ابھی زیر تعمیر ہیں اور تقریباً تکمیل کے مراحل میں ہیں ان کا میں ذکر نہیں کر رہا۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ مالی کی ایک جماعت ڈیما (Diema) ہمارے مرکز باماکو سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں چار سال قبل مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور جب یہ کام آخری مراحل میں تھا۔ مینار اور فینیشنگ (finishing) وغیرہ کا کام رہتا تھا تو گاؤں کے چیف کی طرف سے کہا گیا کہ مسجد کا کام روک دیا جائے اور مخالفت کی وجہ سے لوگوں نے احمدیت کے بارے میں غلط باتیں گاؤں کے چیف اور میئر وغیرہ سے کیں۔ بہرحال کام روک دیا گیا اور تین سال تک کوشش ہوتی رہی۔ آخر تین سال کے بعد چیف سے رابطوں اور مختلف ذرائع سے ان کو قائل کرنے سے وہاں مسجد کی اجازت مل گئی اور چیف نے اس بات کی بڑی تعریف کی کہ آپ لوگوں نے تین سال بڑے صبر سے کام لیا ہے اور جبکہ آپ لوگ اپنے اوپر کے تعلقات استعمال کر کے یہاں مسجد بنا سکتے تھے اور وہابیوں کی اس نے مثال دی کہ ان کو بھی یہاں روکا گیا تھا لیکن انہوں نے اپنے بعض رابطے استعمال کر کے مسجد بنا لی تھی اور آپ بھی کر سکتے تھے لیکن جس طرح آپ لوگوں نے صبر سے کام لیا ہے اس پہ ہمیں آپ کی بڑی قدر ہے اور گاؤں کے چیف اور ان کے نائبین نے بار بار جماعت سے معافی مانگی کہ ہم اتنی لیٹ آپ کو اجازت دے رہے ہیں اور انہوں نے کہا کہ اب ہم نے متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ لوگ مسجد کا کام مکمل کروائیں اور نمازیں شروع کر لیں اور اب اللہ کے فضل سے باقاعدہ اس مسجد میں نمازیں شروع کر دی گئی ہیں۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ ان کا ایک ریجن ہے جس میں اس سال دو جماعتوں میں اللہ کے فضل سے مسجدیں بنانے کی توفیق ملی۔ ان مساجد کی تعمیر سے قبل قریبی گاؤں سے سنی علماء یہاں آ کر لوگوں کو گمراہ کرتے تھے کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس کے پاس مسجد بنانے کی طاقت نہیں ہے۔ انہوں نے اس سے پہلے بھی قریبی گاؤں میں دو مسجدیں بنائی ہیں بس وہی کافی ہیں۔ ان سے اَور مسجد کوئی نہیں بنی۔ لیکن کچھ ہی عرصے بعد جب اس گاؤں میں بھی مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا تو حیران رہ گئے اور لوگوں کو کہنے لگے لگتا ہے ان لوگوں کے پاس کوئی خاص طاقت ہے جو اتنے کم عرصے میں بڑی خوبصورت مسجدیں بنا لیتے ہیں۔ ہم سے تو یہاں ایک ٹینٹ بھی نہیں لگایا گیا جہاں ہم نماز ادا کر سکیں۔ پھر انہوں نے دوسرے حربے استعمال کرنے شروع کر دیے اور لوگوں میں خوف پھیلانا شروع کر دیا کہ احمدیوں سے بچ کر رہو۔ ان کے ارادے یہ ہیں کہ یہ سارے علاقے پہ قبضہ کر لیں گے اور یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے اور مسجدیں بنائیں گے۔ لیکن بہرحال لوگوں نے ان کی کوئی پروا نہیں کی۔

مبلغ برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ کاری جماعت میں جہاں مسجد کی تعمیر کا کام ہو رہا تھا وہاں ہر فرد ہی مسجد کی تعمیر میں ایک علیحدہ جذبے سے حصہ لے رہا تھا اور لوگوں کو چندہ کی تحریک بھی کی جا رہی تھی۔ ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں اس نیکی میں شامل ہو رہا تھا۔ ایک دن دو بڑی عمر کے احمدی آئے۔ ان کے ہاتھ میں دو مرغ تھے اور کچھ انڈے لیے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس صرف یہی ہے۔ دو مرغے ہیں اور یہ انڈے ہیں۔ اس کو ہی ہماری طرف سے مسجد کے لیے بطور چندہ سمجھ لیں تا کہ ہم بھی اس نیک کام میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ معلم صاحب نے ان کو اس کی رسید دی۔

سو سال بعد بھی افریقہ کے غریب لوگ اس روایت کو قائم کر رہے ہیں جو آج سے تقریباً اسّی نوے سال پہلے یا سو سال پہلے قادیان کے غریب لوگوں نے قائم کی تھی اور اگر کوئی دیکھے، عقل کی آنکھ سے دیکھے اور سعادت اُس میں ہو تو خود ہی اس کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سچائی نہیں تو اَور کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا کرتا ہے کہ کس طرح قربانیاں کرنی ہیں۔

تنزانیہ کے اِرِنگا (Iringa) ریجن کے معلم احمد صاحب لکھتے ہیں کہ اپریل 2020ء میں چند خدام کے ساتھ ایک قریبی گاؤں میں گیا اور لوکل گورنمنٹ سے اجازت لے کر پبلک مقام پر دوپہر ایک بجے سے شام چھ بجے تک تبلیغی لیکچر کا انعقاد کیا۔ لیکچر کے بعد حاضرین کے سوالات کے جوابات دیے گئے۔ اس پروگرام کے آخر میں ایک بہتّر سالہ خاتون حلیمہ صاحبہ اپنے ہاتھ میں ایک فائل لیے ہوئے آئیں اور کہا کہ مَیں مسلمان ہوں اور لمبے عرصے سے یہاں پہ رہائش پذیر ہوں۔ مَیں نے کبھی کسی کو اسلام کی تبلیغ کے لیے یہاں آتے نہیں دیکھا اور اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل معلم کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ میرا رہائشی پلاٹ ہے۔ اس کے کاغذات ہیں۔ یہ اس کی رجسٹریشن وغیرہ ہے۔ جب آپ کی جماعت یہاں تیار ہو جائے اور آپ مسجد تعمیر کرنا چاہیں تو میرا پلاٹ حاضر ہے۔ یہ ملکیت مَیں آپ کو دیتی ہوں۔ چنانچہ اب وہاں احباب جماعت کے وقار عمل سے مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ انہوں نے اینٹیں وغیرہ بنا لی ہیں اور جو کام کر رہے ہیں ان میں اس بڑھیا خاتون کے بیٹے بھی شامل ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ نیک فطرت لوگوں کے دل میں ڈالتا ہے جو مددگار بن کے آتے ہیں۔

برکینا فاسو کی ایک جماعت ہے کاری۔ وہاں کی ایک خاتون زینب صاحبہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد دو سال تک نرس بننے کے لیے ٹیسٹ دیتی رہی لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔ میں نے اور میرے خاوند نے ایک پرائیویٹ نرسنگ سکول میں داخلے کے لیے پیسے جمع کرنے شروع کر دیے اور اس دوران ٹیسٹ بھی دیتی رہی لیکن امید نہ تھی کہ داخلہ ہو گا۔ اسی دوران کاری کی مسجد کے لیے چندے کی تحریک کی گئی تو ہم نے جو رقم تعلیم کے لیے جمع کی تھی وہ چندے میں ادا کر دی اور داخلے کا ارادہ کچھ دیر کے لیے ترک کر دیا۔ کہتی ہیں ابھی اس بات کو دو ہفتے بھی نہیں ہوئے تھے کہ مجھے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فون آیا کہ آپ کی ڈائریکٹ سلیکشن ہو گئی ہے۔ آپ کی تعلیم کے تمام اخراجات گورنمنٹ خود ادا کرے گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایمان میں اضافے کا بھی سامان پیدا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 97 مشن ہاؤسز کا بھی اضافہ ہوا اور مشن ہاؤسز میں یا تبلیغی سینٹر میں پہلا نمبر گھانا کا ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر بھارت ہے۔ پھر سیرالیون ہے۔ پھر کونگو کنشاسا، کونگو برازاویل، برکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، مالی۔ اس کے علاوہ بہت سارے دوسرے ملک آسٹریلیا، بنگلہ دیش، بیلیز، کینیڈا،

گیمبیا، گوئٹے مالا، گنی بساؤ، میسیڈونیا، ملاوی، ناروے، ساؤ تومے، ٹونگا، ترکی ہیں، یہاں بھی ایک ایک مشن ہاؤس کا اضافہ ہوا ہے۔

تنزانیہ کے سیمیُو (Simiyu) ریجن سے معلم لکھتے ہیں کہ گذشتہ سال قائم ہونے والی جماعت میں اس سال مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر ہوئی۔ اس دوران عیسائیوں کے ایک پادری نے پوچھا کہ یہ گھر کس لیے بنایا جا رہا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ جماعت کے معلم کی رہائش ہے اس پر انہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ اس گاؤں میں عیسائیوں کے چھ چرچ ہیں اور اکثر فرقے لمبے عرصے سے اس گاؤں میں آباد ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اپنے پادری کی رہائش تعمیر کر سکیں۔ یقیناً آپ لوگ اپنے مذہبی رہنماؤں کی عزت اور احترام کرتے ہیں اور اپنے ماٹو 'محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں' پر پورا عمل کرتے ہیں اور یہ مثال دوسروں کو بھی اپنانی چاہیے۔

جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقار عمل ہے۔ اس سال افریقہ کے مختلف ممالک میں جو مساجد اور مشن ہاؤسز بنائے گئے اور دوسرے کام کیے گئے اس میں 148 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 114 ملکوں میں کل 41,111 وقار عمل کیے گئے جن کے ذریعے سے 52 لاکھ 13 ہزار یو ایس ڈالرز کی بچت ہوئی ہے۔ افریقہ میں جو مسجد بنتی ہے اب اگر اس کے اخراجات کو دیکھیں تو اس کا مطلب ہے تقریباً وقار عمل کی رقم سے جو بچت ہوئی ہے اس سے دس مزید مسجدیں بنانے کی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دے دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ہمارے پیسے میں بھی برکت ڈالتا ہے۔

مرکزی نمائندگان کے دورہ جات ہوئے اور دنیا کے بے شمار ملکوں میں دورے ہوئے جہاں مرکزی نمائندگان گئے۔ ان کی تفصیل لمبی ہے چھوڑ دیتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے ان دوروں کا وہاں مثبت اثر ہوا۔

رقیم پریس کے ذریعے سے بھی افریقہ میں کام ہو رہا ہے جہاں رقیم پریس یوکے کے under کے زیر انتظام بہت سارے پریس چل رہے ہیں اور اس سال فارنہم کا جو ہمارا رقیم پریس ہے صرف اس میں جو کتب چھپی ہیں وہ تین لاکھ ساٹھ ہزار دو سو چالیس ہیں۔ اس کے علاوہ رسالہ 'موازنہ مذاہب'، 'النصرت'، وقف نو کے رسالہ جات 'مریم' و 'اسماعیل'۔ اس کے علاوہ پمفلٹس، لیف لیٹس، جماعتی دفاتر کی سٹیشنری وغیرہ کے کام بھی یہاں پریس سے ہو رہے ہیں۔

یسّرنا القرآن کا خط جو خطِ منظور ہے اس کی طرز پر قرآن کریم کی طباعت بھی اس سال ہوئی ہے۔ چھ سات سال سے یہ کام ہو رہا تھا۔ قادیان کی جماعت کے سپرد کیا گیا تھا کہ ہمارا اپنا ایک فونٹ ہو جو خطِ منظور کے مطابق ہو اور نظارت اشاعت قادیان نے اس پر بڑا کام کیا ہے۔ الحمدللہ کہ اس خط کے ساتھ بڑا خوبصورت اور دلکش قرآن کریم چھپ گیا ہے۔ رنگین بارڈر ہیں۔ جلد بڑی خوبصورت ہے اور جس تعداد میں یہاں آیا ہے، ابھی یوکے میں ہے اور بڑی جلدی بک رہا ہے۔ امید ہے جلد ہی ہمیں دوسرا ایڈیشن بھی شائع کرنا پڑے گا۔ اور بڑا دیدہ زیب ہے۔ اس کی جلد بھی اور اندر لکھائی اور کاغذ وغیرہ بھی اور خاص طور پر بائنڈنگ اس کی بہت اچھی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس قرآن کریم کا فونٹ جو یسرنا القرآن کے فونٹ پر ڈھالا گیا ہے اس کا نام ''خطِ منظور'' رکھا گیا ہے اور یہ جماعت احمدیہ کا خاص خط ہے جو باقی جگہوں پر نہیں ہے۔ اور پڑھنے میں بھی بڑا آسان ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعت بھارت قادیان کی نظارت اشاعت نے اس پر بڑی محنت کا کام کیا ہے اسی طرح یہاں رقیم پریس کی مدد کے لیے ترکی کے احمدی دوست مہمت (Mehmet) صاحب ہیں انہوں نے بھی چھپوانے میں بڑی مدد کی ہے۔ آئندہ ان شاء اللہ ترجمے کے ساتھ چھپنے والے قرآن کریم بھی اسی فونٹ میں چھپیں گے۔ اسی خط کے ساتھ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کا ترجمہ اسی ''خطِ منظور'' کے ساتھ تیار ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جلد طباعت کے لیے دے دیا جائے گا۔ اسی طرح حضرت میر اسحاق صاحب کے لفظی ترجمہ کے لیے بھی اسی طرز کو استعمال کیا جانا ہے اس کی بھی تیاری ہو رہی ہے۔ ہمارے راستے میں قرآن کریم کی اشاعت کے لیے اور پڑھنے کے لیے اور رکھنے کے لیے جتنی روکیں پاکستان میں کھڑی کی جا رہی ہیں اللہ تعالیٰ اتنے ہی زیادہ بہتر راستے ہمارے لیے کھولتا چلا جا رہا ہے۔

اس وقت رقیم پریس انگلستان کی نگرانی میں افریقہ کے آٹھ ممالک گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، گیمبیا، برکینا فاسو اور بینن میں پریس کام کر رہے ہیں اور مشینری بھی ان کو مہیا کی گئی ہے اور ان کی کتب جو انہوں نے یہاں شائع کی ہیں ان کی تعداد چھ لاکھ بارہ ہزار سے اوپر ہے۔ اس کے علاوہ رسائل، اخبارات، تبلیغی لٹریچر، لیف لیٹس وغیرہ علیحدہ ہیں جن کی تعداد چورانوے لاکھ پچاسی ہزار ہے۔ اس دوران گیمبیا میں پرائیویٹ کاموں کے علاوہ وزارت صحت گیمبیا کے لیے بھی بڑی تعداد میں covid سے آگاہی کے لیے کچھ احتیاطی تدابیر پر مشتمل پمفلٹس پوسٹر وغیرہ چھاپنے کے لیے گورنمنٹ نے دیے کیونکہ باقی پریس بند تھے اس لیے حکومت نے ہمارے سے رابطہ کر کے کہا کہ چھاپ دیں تو ان کی مدد کی گئی۔

وکالت اشاعت (طباعت) کا جو کام ہے 93 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 407 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 42 زبانوں میں 42 لاکھ 56 ہزار 659 کی تعداد میں طبع ہوئے اور ان میں مختلف ملک ہیں۔ اس کی لمبی فہرست ہے۔

مختلف ممالک میں مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت

اس وقت دنیا بھر میں 94 تعلیمی تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں اور 29 زبانوں میں اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں۔

رپورٹ وکالت اشاعت

وکالت اشاعت کی ترسیل کا ایک علیحدہ شعبہ ہے یہاں سے چوبیس زبانوں میں ایک لاکھ نوے ہزار سے زائد تعداد میں کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں 709 مختلف عناوین پر مشتمل کتب فولڈرز اور پمفلٹس 63 لاکھ 87 ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کیے گئے اور ان کے ذریعہ دنیا بھر میں لکھوکھا لوگوں تک پیغام پہنچا۔

وکالت تصنیف یوکے

اس سال قرآن کریم کے Italian ترجمے پر نظر ثانی کا کام مکمل ہوگیا ہے۔ اس کی فائل بھی طباعت کے لیے بھجوائی جا چکی ہے اور اس سال صحیح بخاری کے ترجمہ و شرح کی گیارہ جلدیں یوکے سے ترجمہ کروائی گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف 'اعجاز احمدی' کا انگریزی ترجمہ اس سال طبع کیا گیا ہے۔ 'اتمام الحجۃ' اور 'جنگ مقدس' کے انگریزی ترجمے پر کارروائی مکمل ہو چکی ہے۔ ان شاء اللہ جلد یہ کتب بھی طباعت کے لیے بھجوا دی جائیں گی۔ روحانی خزائن کی جلد دہم کے علاوہ دیگر بائیس جلدوں کی انگلستان سے طباعت کی جارہی ہے اور یہ دسویں جلد بھی ان شاء اللہ تعالیٰ شروع ہو جائے گی تو امید ہے تیئس کی تیئس جلدیں جلد آ جائیں گی۔ 19ء اور 20ء کے دوران 36 ممالک اور آٹھ ڈیسکس کی جانب سے موصولہ رپورٹ کے مطابق تینتیس زبانوں میں 154 کتب، فولڈرز تیار کیے گئے جن میں انگریزی، سپینش، لیٹوین، لوگنڈا، فارسی، جرمن، بریز، فرنچ، ہاؤسا، عربی، سواحیلی، انڈونیشین، اردو، چائنیز، برونڈی، منڈیکا، میسی ڈونین، ٹونگا، پرتگیزی، عبرانی، ڈچ، کروشین، فولا، بیمبا، لوزی، البانین، رشین، بنگلہ، یوروبا، وولف، نیانجا، تھائی، نارویجئن وغیرہ شامل ہیں۔

یوکرین سے ایک دوست اگور و میتروک صاحب جو گذشتہ سال جلسے پر آئے تھے۔ جب شامل ہوئے تھے تو احمدی نہیں تھے لیکن جب جلسے پر آئے تو عالمی بیعت میں شامل ہو کر بیعت کر لی۔ بہت اچھے تجزیہ نگار ہیں، تبصرہ نگار ہیں، علم الادیان کے ماہر ہیں۔ جب یہاں آئے تو میرے سے ان کی ملاقات بھی ہوئی تھی اور ان کو میں نے کہا تھا کہ 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا مطالعہ کریں۔ آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں اور پھر اپنا تبصرہ کریں۔ چنانچہ یہ کہتے ہیں کہ واپس آکر میں نے کتاب کا مطالعہ شروع کیا تو ایک ہی دفعہ میں ساری کتاب مکمل کر لی۔ کہتے ہیں کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے علم ہوا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام صرف ایک مذہبی لیڈر ہی نہیں تھے بلکہ علم الادیان کے ایک بہت بڑے محقق بھی تھے۔ کہتے ہیں میں نے اپنی زندگی میں بہت سی کتب کے بارے میں اپنی رائے لکھی ہے لیکن میں نے کبھی یہ محسوس نہیں کیا کہ ان کتب سے کوئی نئی چیز پائی ہے لیکن 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کے مطالعہ سے میرے علم میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔ اس کتاب پر یہ تبصرہ صرف عقل کے ترازو پر نہیں بلکہ اپنے دل اور روح کے آئینے سے گزار کر لکھ رہا ہوں۔

پھر کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجدید اسلام اور امت مسلمہ کی اصلاح کی خاطر خاص زور دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی مذہب کی تجدید ایک نہایت اہم امر ہے۔ اس حوالے سے اگر ہم قرونِ وسطیٰ کی طرف نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یورپ میں اصلاحات کا عمل شروع ہونے سے پہلے عیسائیت میں ایمان اور یقین کا بہت بڑا بحران پیدا ہو چکا تھا اور جب تک مسیح موعود مبعوث نہیں ہوئے اسلام کی بھی صورتِ حال ایسی ہی تھی۔

کہتے ہیں مجھے خاص طور پر وہ حصہ زیادہ پسند آیا جہاں 'طبعی حالتوں' اور 'اخلاق' کا مفہوم سمجھایا گیا ہے۔ ہمارے لیے نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنی تخلیق کے اصل مقصد اور خدا تعالیٰ کی تخلیق کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اسی طرح اپنے اخلاقیات اور اس کی بنیاد کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہم اکثر بھول جاتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں وہ ذرائع جو انسان کو سچائی کے راستے سے دور لے جاتے ہیں بہت زیادہ ہو گئے ہیں اس لیے بہت ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی قدر کریں۔

پھر کہتے ہیں کہ اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے آپ کے وہ الفاظ یاد آ گئے جو آخری خطاب میں کہے تھے۔ میں نے کہا تھا اس میں کہ اسلامی دنیا میں قائم اسلام کے بارے میں غلط تصور کی اصلاح کی اور پھر اپنی جماعت کی بھی اصلاح کی۔ تو میرا حوالہ دے کر یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسلامی دنیا میں قائم اسلام کے بارے میں غلط تصور کی اصلاح کی اور پھر جماعت کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی تھی اور وہ الفاظ میرے ذہن میں آ رہے ہیں۔ کہتے ہیں جب ہم میں سے ہر ایک اپنے اہل خانہ اپنے ماحول اور اپنے ملک کی اصلاح کرے گا تو اس کے نتیجے میں وہ اس قابل ہو سکے گا کہ دنیا کی ایمانی حالت کی اصلاح کر سکے۔

پھر کہتے ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے 'طبعی حالتوں' اور 'اخلاق' کی یہ تشریح بیان کر کے علم الادیان میں علم کا ایک نیا باب کھولا ہے اور میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے یہ اصطلاحات استعمال کی ہیں اور ان کو بہت ہی اعلیٰ اور مقدس طریق پر سمجھایا ہے۔

پھر کہتے ہیں بحیثیت ماہر علم الادیان اور فلسفی مجھے اس کتاب کے مطالعے سے بہت لطف آیا۔ اس لیے میرا مشورہ ہے کہ جماعت احمدیہ اس کتاب کو کثیر تعداد میں شائع کرے اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی کرے تا کہ لوگ اس کتاب کے مطالعہ سے زیادہ سے زیادہ مذہب، ایمان اور حقیقی سچائی کے بارے میں جان سکیں۔

نیپال میں ایک پروفیسر صاحب تھے ان کو جب میرے مختلف لیکچرز جو World Crisis and The Pathway to Peace میں اکٹھے کیے گئے ہیں وہ ان کو تحفہ دی گئی تو کہتے ہیں کہ یہ کتاب اس وقت کے حالات کے لحاظ سے بہت عمدہ ہے۔ اس کتاب کے کئی پیراگراف اور سطروں پر انہوں نے نشان لگائے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ مَیں ان اقتباسات کو ہائی لائٹ کرنا چاہتا تھا کیونکہ ان باتوں کو دنیا میں فروغ دینے کی بہت ضرورت ہے اور ساری دنیا کے لیے کئی سنہرے اصول اس میں بتائے گئے ہیں۔موصوف نے کہا کہ یہ کتاب بہت اچھی لگی ہے اور میں اپنے دوستوں کو بھی یہ کتاب مطالعہ کے لیے دوں گا۔

پھر نیپال کے ایک اور پروفیسر ڈاکٹر گووندا (Dr.Govinda) ہیں وہ بھی تبصرہ کرتے ہیں کہ مَیں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے اور آج جبکہ ساری دنیا میں میڈیا کی وجہ سے مسلمانوں کو غلط رنگ سے پیش کیا جاتا ہے ایسے میں ایک مسلم لیڈر کا ساری دنیا میں امن کے قیام کے لیے کوشش کرنا غیرمسلموں کے لیے بہت حیران کن ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ دنیا میں مسلمانوں کے تہتر فرقے ہیں اور اسرائیل کے ساتھ ان کی مذہبی اور سیاسی دشمنی بھی ہے۔ ان حالات میں ایک مسلم سربراہ کی جانب سے امن عالَم کے قیام کے لیے وہاں کے وزیرِ اعظم کو چٹھی لکھنا نہایت ہی ہمت کی بات ہے۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے ایران کے وزیرِ اعظم کو بھی ان کے حوالے سے چٹھی لکھی ہے جس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ’عالمی بحران اور امن کی راہ‘ کتاب کا مطالعہ کرنے سے غیرمسلموں کو اسلام کے امن کے پیغام کو جاننے اور سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمان فرقوں کی نسبت امن کے حوالے سے دنیا میں اپنی بات پیش کرتی ہے اور جماعت احمدیہ کے قول کے مطابق قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے اور یقیناً اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

پھر ایک دوست نیپال میں ایک بک سٹال پر آئے۔ یہ کتاب دیکھ کے اس تعلق سے کہنے لگے کہ اس کتاب میں یہ جو سوال اٹھایا گیا ہے کہ اسلام جنگ کی اجازت کیوں اور کب دیتا ہے؟ کہنے لگے کہ یہ بہت اہم سوال ہے جس کا مَیں بڑے عرصے سے جواب ڈھونڈ رہا تھا اور آج مجھے جواب ملا ہے۔

پھر جھارکھنڈ انڈیا میں ایک بک فیئر پہ ایک صاحب آئے۔ اسلام کے بارے میں بڑے متعصّبانہ نظریات رکھتے تھے۔ آتے ہی اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر مختلف قسم کے اعتراضات شروع کر دیے۔ انہوں نے سب اسلام مخالف کتب پڑھی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے اعتراض کر رہے تھے۔ جب ان کو اسلام کی حقیقی تعلیم بتائی گئی تو وہ بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ آج تک مجھے صحیح اسلام کے بارے میں علم ہی نہیں تھا۔ اب میں آپ کے لٹریچر کا مطالعہ کروں گا۔ چنانچہ موصوف کو کتابیں دی گئیں اور خاص طور پر یہ عالمی بحران والی کتاب۔ چنانچہ یہ دوست اگلے دن آئے اور کہا کہ مَیں نے یہ کتاب Pathway to Peace کا کچھ حصہ پڑھا ہے اور بہت اچھی لگی ہے اور اس سے میرے ذہن میں موجود کافی اعتراض دور ہو گئے ہیں۔ اب موصوف مستقل رابطے میں ہیں۔

اسی طرح مبلغ سلسلہ کری باتی (Kiribati) لکھتے ہیں کہ یہاں کے لوگوں میں یہ بات سمجھی جاتی تھی کہ ہر مسلمان دوسروں کو قتل کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے لیکن اب کئی لوگوں کو پتہ ہے کہ یہ بات غلط ہے۔ یہاں تک کہ صدرِ مملکت سے جب یہ مطالبہ کیا گیا اور اعتراض کیا گیا کہ مسلمانوں کو ملک کے اندر کیوں آنے دیا ہے؟ ان لوگوں کو فوری طور پر نکال دینا چاہیے۔ اس پر صدرِ مملکت نے کہا کہ مَیں نے قرآن کریم پڑھا ہے اور اسلام ایک پُرامن مذہب ہے اور میں ان کو کبھی یہاں سے نہیں نکالوں گا۔ الحمد للہ۔ صدرِ مملکت کے ساتھ چند ملاقاتوں میں ان کو اسلام کی سچی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا تھا۔ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس ملک میں اسلام کی تعلیمات پھیلا رہی ہے۔

پھر شیانگا ریجن (تنزانیہ) کے دورے کے دوران ریجنل مبلغ کہتے ہیں وہاں کے چیئرمین سے ملاقات ہوئی۔ وہ سمجھدار اور معقول آدمی نظر آیا لیکن لادین تھا۔ کہتے ہیں میں نے ان کو خدا کو ماننے اور مذہب کی ضرورت کے بارے میں بتایا۔ گفتگو کے دوران اس نے کہا کہ میں معاشرے میں باعزت عہدے پہ ہوں۔ گھر میری دو بیویاں بھی ہیں۔ اولاد بھی ہے۔ میری زندگی خدا کو تسلیم کیے بغیر اچھی گزر رہی ہے۔ مجھے خدا کو یا کسی مذہب کو ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس پر مبلغ سلسلہ نے ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہستی باری تعالیٰ کے بارے میں جو دلائل تھے اس کی مثالیں پیش کیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ دو کتابیں بڑی اچھی ہیں۔ ہر احمدی کو بھی پڑھنی چاہئیں۔ ان کو سننے کے بعد وہ کہنے لگے کہ میں اسلام احمدیت قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر مبلغ نے کہا کہ ابھی تو آپ مذہب کی ضرورت ہی سے انکار کر رہے تھے اور اسلام احمدیت قبول کرنے کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔ اس پر کہنے لگا کہ آپ کی باتوں سے میرا دل مطمئن ہو گیا ہے۔ اگر مذہب واقعۃً اسی طرح خدا کا تصور پیش کرتا ہے تو لازماً ہمیں اسے ماننا چاہیے۔ انہیں شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں اور وہ اپنے آٹھ بچوں سمیت احمدیت میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ باقاعدگی سے جمعے کی نماز پڑھنے آتے ہیں اور نظام سے مکمل رابطہ رکھے ہوئے ہیں۔

لیف لیٹس کی تقسیم کا منصوبہ تھا۔ اس سال 111 ممالک میں مجموعی طور پر 93لاکھ 57 ہزار سے زائد لیف لیٹس تقسیم کیے گئے جس کے ذریعے سے 2 کروڑ 27 لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ اس میں جرمنی نے سب سے زیادہ 25 لاکھ (تقسیم) کیے ہیں پھر یوکے کے 13 لاکھ ہیں۔ پھر آسٹریلیا 8 لاکھ ہے۔ پھر ہالینڈ 4 لاکھ۔ فرانس 3لاکھ۔ کینیڈا 3لاکھ اور اس طرح کئی باقی ممالک لاکھوں میں ہیں۔

افریقہ میں جو تقسیم ہوئے ان میں تنزانیہ سرفہرست ہے تقریباً 2لاکھ۔ پھر بینن ہے۔ ان کا بھی تقریباً اس کے برابر ہی ہے۔ پھر برکینا، نائیجر، نائیجیریا، کونگو کنشاسا وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ انڈیا میں 4 لاکھ 46ہزار سے زیادہ فلائرز تقسیم کیے گئے۔

تنزانیہ کے مارا (Mara) ریجن کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کے تین نوجوانوں نے جماعت کے پمفلٹس پڑھ کر بذریعہ فون رابطہ کیا اور جماعت کے بارے میں معلومات جاننے کا ارادہ ظاہر کیا۔ کچھ عرصہ زیرِ تبلیغ رہنے کے بعد انہوں نے اپنی فیملی سمیت بیعت کر لی اور اپنے گاؤں میں تبلیغ شروع کر دی۔ ان میں سے ایک نوجوان اس گاؤں کا چیئرمین بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں احمدیت کا پیغام گھر گھر پہنچ رہا ہے اور اب تک اس گاؤں میں 82افراد بیعت کر چکے ہیں۔تبلیغ کے دوران مخالفت کا سامنا بھی ہوا۔ ایک دن ’’انصار السنہ‘‘ جماعت کا مولوی آیا اور لوگوں کے سامنے اونچی آواز میں جماعت کے خلاف بدزبانی شروع کر دی۔ لوگوں نے اسے خود چپ کروایا کہ ایسے شور شرابا کرنا مذہبی رہنماؤں کا شیوہ نہیں۔ اس پر اسے باقاعدہ طور پر علمی بحث اور جماعت احمدیہ کی تعلیمات پر غور کرنے کی دعوت دی گئی۔ جب دلائل سے لاجواب ہو گیا تو پھر بدزبانی پر اتر آیا۔ جماعت احمدیہ کی امن پسند تعلیمات اور اس واقعہ سے متاثر ہو کر ایک بزرگ نے اپنی زمین جماعت کو جمعہ پڑھنے کے لیے اور باجماعت نماز پڑھنے کے لیے دے دی۔ اس طرح بہت سے غیر از جماعت بچے بھی ہماری تربیتی کلاسز میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی مخالفت ہی خود تبلیغ کا ذریعہ بن رہی ہے۔

فرانس کی ایک جماعت کے صدر لکھتے ہیں کہ تولوس (Toulouse) شہر کے سینٹر میں لگنے والے اتوار بازار میں لیف لیٹنگ کر رہے تھے کہ ایک ادھیڑ عمر کی عورت آئی اور مسکراتے ہوئے بتایا کہ آپ لوگوں نے مجھے وطن سے محبت اور پردے کے بارے میں جو لیف لیٹس دیے تھے مَیں نے ان سب کا مطالعہ کیا ہے اور مجھے پڑھ کر بہت اچھا لگا ہے۔ آج کل ان تعلیمات کی بہت ضرورت ہے۔ اور یہ بھی پوچھا کہ آپ لوگوں کو کتنے پیسے ملتے ہیں؟ جب بتایا کہ ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ کام کر رہے ہیں تو بڑی متاثر ہوئی۔

نمائشیں، بک سٹالز اور بک فیئرز

قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر کی نمائشوں کا اہتمام کیا گیا۔موصولہ رپورٹس کے مطابق سات ہزار پانچ سو چالیس نمائشوں کے ذریعے 3 لاکھ 43ہزار سے زائد افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس سال دنیا بھر میں 1580 کی تعداد میں قرآن کریم کے مختلف تراجم تحفۃً مہمانوں کو دیے گئے۔ اس کے علاوہ 5ہزار سے زائد بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعے 7لاکھ 64ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

مبلغ لٹویا (Latvia) لکھتے ہیں کہ ہمارے بک سٹال پر ایک بڑی عمر کا آدمی آیا اور سٹال کے اندر آ گیا۔ وہاں میری تصویر کے ساتھ رول (Roll) چل رہا تھا اور اس پر مختلف اسلامی باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ ان کو پڑھتا جاتا تھا۔ اس سکرول پر پٹی چل رہی تھی۔ پھر ہر بات پر انگلی کے اشارے سے اور ساتھ ہی رشین زبان میں کہتا تھا کہ ’’زبردست ہے اور بالکل صحیح ہے۔‘‘ اسی طرح دو عورتیں آئیں انہوں نے دیباچہ تفسیر القرآن اور کچھ دوسری کتابیں لیں اور بڑی تعریف کی کہ آپ لوگ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔

دسمبر 2019ء میں شعبہ نور الاسلام بھارت کی طرف سے ایک بک فیئر میں حصہ لیا گیا۔ اس میں وہاں ایک بہت بڑے ہندو سکالر آچاریہ صاحب آئے جو مذہب کے بارے میں بڑی وسیع معلومات رکھتے ہیں، سکول بھی چلاتے ہیں۔ اور آ کر کھڑے ہو گئے اور چند منٹوں کے بعد قرآن کریم پر اعتراض کر دیا۔ کہنے لگے قرآن کریم اور اسلام مسلمانوں کے علاوہ تمام لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ قرآن کریم آپ کے سامنے ہے آپ بتا دیں کس جگہ پر ایسا حکم ہے۔ اس پر کہنے لگے کہ مَیں نے سارا قرآن پڑھا ہوا ہے اور کسی مقام پر یہ حکم ہے اس کا اس وقت مجھے علم نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے سامنے قرآن کریم کی تعلیمات اور غیروں کے ساتھ اسلام کی حسن سلوک کی تعلیم اور اسوۂ رسولؐ پیش کیا گیا۔ چند منٹ اسلامی تعلیمات سننے کے بعد موصوف کہنے لگے کہ مَیں سٹال کے اندر بیٹھ کر اسلام اور قرآن کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ موصوف کو تقریباً دو گھنٹے تک ان کے تمام سوالات اور اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ اس پر انہوں نے برملا اظہار کیا کہ میں نے آج تک ایسے تسلی بخش جوابات نہیں سنے۔ میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے بے شمار علماء کے پاس گیا ہوں اور دربدر گھوما ہوں لیکن علماء میرے سوالات کے اس طرح جواب دیتے تھے کہ میرے اندر اسلام اور قرآن سے ہمدردی کے بجائے نفرت اور زہر بھرتا گیا اور میرے اندر اس قدر نفرت اور زہر بھر دیا گیا کہ ہم سب نے مل کر یہ فیصلہ کیا (ان کے جو دوست تھے) کہ اسلام کے خلاف ایک ٹی وی چینل کھولا جائے۔ چنانچہ ہم نے اس بارے میں کام شروع کر دیا اور کچھ ریکارڈنگ بھی باقاعدہ طور پر شروع کر دی لیکن اب آپ لوگوں نے میری دنیا ہی بدل دی ہے۔ اور موصوف بہت زیادہ متاثر ہوئے اور جاتے ہوئے وعدہ کر کے گئے کہ میں آج کے بعد اسلام اور قرآن کریم کی مخالفت میں کچھ نہیں کہوں گا اور اسلام اور قرآن کے بارے میں جو بھی ریکارڈنگ ہے جو اب تک پروگراموں میں مَیں نے کروائی ہے اس کو بھی نشر نہیں کیا جائے گا بلکہ اسلام اور قرآن کی تعلیم پیش کی جائے گی۔ یہ حقیقی تصویر دکھا کر جماعت احمدیہ دشمنوں کو بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا قائل کر رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور اسوے کا صحیح ادراک دے رہی ہے۔ اور یہ نام نہاد علماء جو خود کو اسلام کے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں یہ دوسروں کو اسلام سے اور قرآن کریم سے متنفر کر رہے ہیں اور پھر ہمارے خلاف ہی باتیں۔

آگرہ بک فیئر کے موقعے پر لوکل اخبار ’’اگر بھارت‘‘ کے رپورٹر ہمارے سٹال پہ آئے۔ ان سے گفتگو ہوئی۔موصوف نے بے ساختہ امت کی حالتِ زار کا اظہار کیا جس پر انہیں جماعت احمدیہ کے ذریعے کی جانے والی اسلامی خدمات کے بارے میں بتایا گیا تو بہت متاثر ہوئے اور اس کام میں ہماری ہرقسم کی اعانت کا وعدہ کیا۔موصوف نے اپنے روابط کے ذریعہ ہمارے پیغام کو دیگر تین نیوز چینل میں بھی نشر کروایا جس کے ذریعے لاکھوں افراد تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

آسام میں منعقدہ بک فیئر کے دوران آفتاب احمد چوہدری جو پی ایچ ڈی ہیں اور حافظ قرآن بھی ہیں انہیں جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ تفصیلی گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو ان کو وفات مسیح پر جماعتی عقائد سے متعارف کرایا گیا۔قرآن مجید سے ہی وفات مسیح کو پیش کیا گیا۔ اس پر کہنے لگے کہ بے شک مَیں حافظ قرآن ہوں لیکن مَیں نے کبھی اس طرف خیال بھی نہیں کیا تھا۔آپ لوگوں نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میں اخباروں میں بھی آرٹیکل وغیرہ لکھتا ہوں تو اب میں ان شاء اللہ یہ تمام آیات حوالہ کے ساتھ اخباروں میں شائع کروں گا چاہے آسام کے تمام مسلمان میرے مخالف کیوں نہ ہو جائیں۔

پیس سمپوزیم سوئٹزرلینڈ کے موقعے پر ایک پادری ’مِشل فِشر‘ صاحب ہیں۔ ایک فلاحی تنظیم کے سربراہ ہیں۔ ان کو امن کا ایک ایوارڈ دیا گیا تھا۔ کہنے لگے کہ میں جماعتِ احمدیہ کا ایوارڈ دینے کے لیے تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں حیران ہوں کہ ایک مسلمان جماعت ایک عیسائی تنظیم کو فلاحی خدمات پر انعام دے رہی ہے اور یہ انعام اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپ صرف امن کی بات نہیں کرتے بلکہ امن قائم کر کے دکھا رہے ہیں اور ایک درخت اس کے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اور جس کا پھل آپ کے یہ پیس سمپوزیم ہیں۔

پھر زیمبیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ پیس سمپوزیم میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہوئے جن میں پولیس افسر، لوکل کورٹ کے جج، مختلف چرچوں کے پادری اور دیگر نمائندگان تھے۔ سکولوں کے اساتذہ تھے، لوکل میڈیا کے نمائندے تھے، ممبر آف پارلیمنٹ کے نمائندے تھے اور قریبی غیر از جماعت مسجد کے معلم شامل تھے۔ تو ایک چرچ کے پاسٹر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ ہم کافی عرصے سے ایسا پروگرام کرنے کا سوچ رہے تھے لیکن جماعت احمدیہ یہ پروگرام کر کے ہم پر سبقت لے گئی ہے۔

چندی گڑھ میں پیس سمپوزیم کے انعقاد پر ایک افغان دوست عبید اللہ کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بتایا گیا کہ آپؑ نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کی خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ جب افغان دوست کو یہ بتایا گیا اور کہا گیا کہ آپ غور کریں اور حالات دیکھیں کہ کیا یہ مسیح اور مہدی کے آنے کا وقت نہیں ہے؟ ان کا چہرہ سرخ ہوگیا، کانپنے لگے اور بار بار یہی کہتے رہے کہ کیا یہ سچ ہے کہ مسیح موعود آ گیا ہے؟ اس کے بعد ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بتائی گئی تو بے حد جذباتی ہو کر ہمارے احمدی دوست کے ماتھے کو چوما اور کہا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم یہی ہے جو آپ کے ذریعہ دنیا میں پیش کی جارہی ہے۔

فن لینڈ سے وہاں کے نیشنل صدر صاحب لکھتے ہیں کہ وہاں پیس سمپوزیم کیا۔ فارن منسٹری کے ایک ایمبیسیڈر اور ڈپلومیٹ جو پاکستان میں فن لینڈ کے سفیر بھی رہ چکے ہیں وہ آئے۔ کہتے ہیں مجھے واقعی آپ کی باوقار تقریب میں شامل ہو کر بہت مسرت ہو رہی ہے۔ مَیں پاکستان اسلام آباد میں 1995ء سے 1998ء تک رہا ہوں۔ فنش سفارت خانے کا سربراہ تھا۔ میرے ساتھ اس عرصے کی شاندار یادیں وابستہ ہیں۔ میرے اور میرے خاندان کے قریب ترین دوستوں میں احمدیہ کمیونٹی کے بہت سے ممتاز ارکان شامل ہیں۔ احمدیوں نے اس ملک اور اس کی سرحدوں سے بڑھ کر علم، فنون اور معاشی کامیابیوں میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جب برطانیہ نے برصغیر پر حکومت کی تو اس سلطنت کے بہت سے معروف شہری اور فوجی شخصیات احمدیہ کمیونٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں اٹلی میں بھی سفارت کار رہا ہوں۔ میں وہاں اٹلی میں ٹریسٹ میں واقع سائنس کی تیسری عالمی اکیڈمی سے واقف ہوا جس کا آغاز اور جس کی بنیاد پاکستانی جوہری سائنسدان عبد السلام نے رکھی تھی اور نوبیل انعام حاصل کرنے والے کسی بھی اسلامی ملک کے پہلے سائنسدان تھے۔ کہتے ہیں جب اس نوبیل انعام کی خبر پھیلی تو پاکستان کے قومی اخبارات، ریڈیو، ٹی وی پر بہت پذیرائی ہوئی، بڑی ان کی عزت افزائی ہوئی۔ لیکن بہت جلد جب یہ معلوم ہوگیا کہ وہ ایک احمدی ہیں تو تمام تعریف اور تشہیر رک گئی۔ پھر کہتے ہیں 1996ء میں جب ان کا انتقال ہوا تو ان کو پاکستانی پنجاب کے شہر ربوہ میں دفنایا گیا اور پھر ایک شرم کی بات یہ ہے کہ ان کے کتبہ پر لفظ ’مسلمان‘ مٹا دیا گیا۔ بہرحال انہوں نے پرسیکیوشن کا سارا ذکر کیا۔

بہرحال آج کل تو تاریخ کی کتابیں بدلی جارہی ہیں اور بچوں کے ذہنوں سے حقیقی تاریخ کو مٹایا جارہا ہے۔ ہم چاہے کچھ کہیں یا نہ کہیں دنیا کا پڑھا لکھا طبقہ خود جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے پاکستان کے لیے کیا خدمات سرانجام دی تھیں اور اس وقت کیا سلوک احمدیوں کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ جو پاکستان کے بننے کے مخالف تھے وہی لوگ آج اس کے نام نہاد بانی بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہرحال ہر پاکستانی احمدی ملک کا وفادار ہے، وفادار تھا اور وفادار رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ان مخالفین کی کوششیں امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہوا میں اڑ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کی تائید اِن شاء اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو گی اور اب بھی ہے۔جتنی یہ کوششیں کر رہے ہیں اس کے مقابلے میں ان کے خیال میں تو اب تک جماعت کو ختم کر دینا چاہیے تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت کو سنبھالا ہوا ہے۔

بہرحال یہ رپورٹ کے واقعات جو میں نے سنائے ہیں یہ ایک حصہ ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ رپورٹ جلسے کے دوسرے دن بیان کی جاتی ہے۔ اس سال کیونکہ جلسہ نہیں ہو رہا جیسا کہ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں تو میں نے سوچا تھا کہ دو قسطوں میں اس کو بیان کر دوں گا۔ چنانچہ پروگرام بنایا گیا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اتوار کو شام کو چار بجے مختصر gathering کے سامنے، سامعین کے سامنے جلسے کی طرز پر یہاں ہال میں مَیں بقایا حصہ بھی بیان کر دوں گا۔ ان شاء اللہ اور جہاں سے ساری دنیا ایم ٹی اے کے ذریعے سن لے گی اور ان افضال کا جو دورانِ سال اللہ تعالیٰ نے جماعت پر کیے ان کا ذکر ہو جائے گا۔

اس رپورٹ میں سے بھی بہرحال مجھے بہت سارے واقعات نکالنے پڑے ہیں، باتیں نکالنی پڑی ہیں تو ان شاء اللہ بقایا اتوار کو پیش کروں گا۔

بقیہ: فرمان خلیفہ وقت...... از صفحہ 1

پرداز مولوی عوام الناس کے جذبات کو اس بات سے انگیخت کرتے ہیں کہ احمدی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ کر لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ کہا جائے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جو احمدی کہلاتے ہوئے پھر اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں وہ فاسق، فاجر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جماعت احمدیہ مسلمہ کا ایسے شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ احمدی ختم نبوت کی وہ تعریف کرتے ہیں جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کو قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپ کی لائی ہوئی شریعت سے باہر ہو۔ (خطبہ جمعہ 16 دسمبر 2016ء)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

علم رکھتا ہے۔) فرمایا ’’اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کے لئے اس کو ہمارے مؤاخذہ کا خوف نہیں اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں، اندھیرے میں اور اُجالے میں، خَلوت میں اور جَلوت میں، ویرانے میں اور آبادی میں، گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔‘‘ (بعض دفعہ انسان چُھپ کے کام کر رہا ہوتا ہے۔مختلف جگہوں میں بیٹھا ہوا ہے۔مختلف حالتوں میں ہے اور اس کو پتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے بظاہر کوئی اس کو دیکھ نہیں رہا۔ اس کو ہر چیز کا پتا ہے اس لئے خوف بھی نہیں ہے اور اس خوف نہ ہونے کی وجہ سے وہ غلط کام کر جاتا ہے۔ اس لئے اگر حقیقی نیکی کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑا ضروری ہے) فرمایا ’’پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کے نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 1صفحہ 313- ایڈیشن 1985ءمطبوعہ انگلستان)

(خطبہ جمعہ 27/ اکتوبر 2017ء)

آج کی دعا

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ترجمہ: ’’میں اللہ تعالیٰ سے جو کہ میرا رب ہے، تمام گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں‘‘۔

قرآن مجید میں بار بار گناہوں، خطاؤں اور لغزشوں کی بخشش کا ذریعہ توبہ و استغفار کو بتایا گیا ہے۔ بلکہ اموال، اولاد اور دنیاوی مال و متاع میں برکت حاصل کرنے کے لئے بھی استغفار کرنے کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’خدا کی قسم میں دن میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار اور توبہ کرتا ہوں‘‘۔

(صحیح بخاری)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ :۔

’’استغفار کے اصل معنی تو یہ ہیں کہ خواہش کرنا کہ مجھ سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو یعنی میں معصوم رہوں۔ اور دوسرے معنی جو اس سے نیچے درجہ پر ہیں کہ میرے گناہ کے بدنتائج جو مجھے ملنے ہیں میں ان سے محفوظ رہوں‘‘۔

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 303)

طالبات کے ساتھ ایک نشست میں ایک سوال کے جواب میں قابلِ صد احترام ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پریشانیوں کا حل ’’استغفار‘‘ کو بتاتے ہوئے فرمایا کہ:

’’سوسائٹی میں، اپنے گھر میں، اپنے سسرال والوں کے ساتھ اور اپنے ماحول میں جو بھی بے چینیاں اور پریشانیاں پیدا ہوں وہ استغفار کرنے اور لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ پڑھنے سے دور کی جاسکتی ہیں‘‘۔

(طلبات کے ساتھ تربیتی نشست، دورہ امریکہ جون 2012)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

حضرت غلام رسول راجیکی صاحبؓ کے ایمان افروز واقعات

(نعمان احمد قدیر)

بیعت کی تقریب

میں اور مولوی امام الدین صاحبؓ قادیان مقدس پہنچے اور مسجد مبارک پر جانے کے لیے اسکے اندرونی زینہ پر چڑھنے تو میں وہیں کھڑے کھڑے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کچھ نذرانے کی رقم نکالنے لگ گیا اور مولوی صاحبؓ اتنی دیر میں مسجد کے اوپر بارگاہ نبوت میں جا پہنچے۔حضور اقدسؑ نے مولوی صاحبؓ کو مصافحہ کا شرف بخشتے ہی فرمایا:۔

"وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آرہا تھا اس کو بلاؤ۔"

چنانچہ مولوی صاحبؓ واپس لوٹے اور زینہ پر آکر کہنے لگے میاں غلام رسول آپ کو حضرت صاحب یاد فرما رہے ہیں۔میں یہ سنتے ہی حضور کی خدمت عالیہ میں جا پہنچا اور جب مصافحہ اور دیدار مسیح سے مشرف ہوا تو اس وقت مجھ پر کچھ ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ میں بے ساختہ حضورؑ کے قدموں پر گر گیا اور روتے روتے میری ہچکی بندھ گئی۔

حضور انورؑ اس وقت نہایت ہی شفقت سے میرے سر اور میری پیٹھ پر دست مسیحائی پھیرتے جاتے تھے اور مجھے دلاسا دیئے جاتے تھے۔جب میری طبیعت کچھ سنبھلی تو میں نے اپنے سر نیاز کو حضور کے پائے عالی سے اٹھایا اور مولوی امام الدین صاحبؓ اور بعض دیگر رفقاء کی معیت میں حضور کے دست بیعت سے شاد کام ہوا۔اور اس دوران میں یہ عجیب واقعہ رونما ہوا کہ حضرت اقدسؑ نے مجھے دیکھے بغیر ہی مولوی امام الدین صاحبؓ سے بے پوچھے ہی یہ ارشاد فرمایا کہ مولوی صاحب وہ لڑکا جو آپ کے پیچھے آرہا تھا اس کو بلاؤ۔ یقیناًیہ بات حضور اقدسؑ کے متعلق یَریٰ بِنُوْرِاللّٰہِ کی ایک دلیل ہے اور میرے لیے ایک نشان ہے۔

مولوی غلام رسول صاحب جوان صالح کراماتی

بیان کرتے ہیں اس ابتدائی زمانہ میں جبکہ یہ علماء سوء گاؤں گاؤں میری کم علمی اور کفر کا چرچا کر رہے تھے مجھے خود میرے خدا نے الہام کے ذریعہ سے یہ بشارت دی۔

"مولوی غلام رسول جوان صالح کراماتی"

چنانچہ اس الہام الٰہی کے بعد جہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑے بڑے مولویوں کے ساتھ مباحثات کرنے میں نمایاں فتح دی ہے۔وہاں میرے ذریعے سیدنا حضرت امام زمان علیہ السلام کی برکت سے انذاری اور تبشیری کرامتوں کا اظہار بھی فرمایا ہے جس کا ایک زمانہ گواہ ہے۔

تائید ایزدی

میری برادری میں سے میرے ایک چچازاد بھائی میاں غلام احمد تھے ان کی کچھ جائیداد موضع لنگہ ضلع گجرات میں بھی تھے ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک تحریر کے کام کے لیے فرمائش کی جس کی تعمیل کے لئے میں ان کے ہمراہ موضع لنگہ چلا آیا۔گرمیوں کا موسم تھا اسلئے میں دوپہر کا وقت اکثر ان کے دالان کے پیچھے ایک کوٹھری میں گزارا کرتا تھا۔ایک دن حسب معمول میں دوپہر کو اس کوٹھری میں سو رہا تھا۔میری آنکھ کھلی تو میں نے سنا کہ غلام احمد کی خالہ اور والدہ کہہ رہی تھیں کہ اس دسوے (غلام رسول) کا ہمیں بڑا افسوس ہے کہ گاؤں گاؤں اور گھر گھر میں لوگ اس کی برائی کرتے ہیں۔اس نے تو مرزائی ہو کر ہمارے خاندان کی ناک کاٹ دی ہے۔اتفاق کی بات ہے کہ اس روز برابر کی کوٹھری میں بھائی غلام بھی سویا ہوا تھا۔اس نے بیدار ہوتے ہیں ان کی یہ مغلظات سنیں تو کہنے لگا تم کیا بکواس کر رہی ہو۔میں نے تو ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ "غلام رسول پر آسمان سے اتنا نور برس رہا ہے کہ اس نے چاروں طرف سے اس کو گھیر لیا ہے۔"

تمہیں کیا معلوم ہے کہ تم جسے برا سمجھتی ہوں وہ خدا کے نزدیک برا نہ ہو۔اتنے میں میں بھی کوٹھری سے باہر نکل آیا اور انکو احمدیت کے متعلق سمجھاتا رہا مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔بلکہ یہی غلام احمد جس پر اللہ تعالیٰ نے رویا کے ذریعہ سے اتمام حجت کر دی تھی میرا اتنا مخالف اور دشمن ہو گیا کہ علماء کو بلا کر بھی احمدیت پر حملہ کرواتا اور مجھے ذلیل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا۔آخر میرے مولا کریم نے میری نصرت کے لئے موضع راجیکی میں طاعون کے عذاب کو مسلط کیا۔اور غلام احمد اور اس کے ہمنواؤں کا صفایا کر دیا۔وبائے طاعون کے دوران میں تقویٰ و طہارت کو اختیار کرنے کی بجائے جب ان لوگوں نے یہ منصوبہ سوچا کہ اگر کوئی احمدی مر جائے تو نہ اس کی قبر کھودی جائے اور نہ اسے اپنے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے مکان کے اوپر کھڑے ہیں اور حفاظت فرما رہے ہیں۔چنانچہ ہمارا گھر حضرت اقدسؑ کی برکت سے محفوظ رہا مگر ان بدخواہوں کے گھر طاعون سے ماتم کدے بن گئے۔فھل من مدّکر۔

داور محشر

غلام احمد (چچازاد بھائی) کے فوت ہو جانے کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت کا روز ہے اور اللہ تعالیٰ نہایت ہی جلال کے ساتھ عدالت کی کرسی پر جلوہ فرما ہے۔اتنے میں غلام احمد کو اور مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور بلایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے غلام احمد سے پوچھا کہ تو نے مسیح موعود کی تکذیب اور انکار کیوں کیا۔کیا تجھے ان کے متعلق علم نہیں ہوا تھا۔اس کے جواب میں غلام احمد نے کچھ عذر کیا تو میں نے کہا کیا میں نے بار بار سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور اور آمد کے متعلق اطلاع نہیں دی تھی اور کیا میں نے تبلیغ کے ذریعہ سے حضرت اقدسؑ کے دعوے اور دلائل کو نہیں سمجھا دیا تھا۔

دعا اور شفاء

موضع راجیکی میں ایک دفعہ چوہدری اللہ داد خاں ولد چوہدری عالم خان صاحب کا تین چار سال کا بچہ شدید بیمار ہو گیا اور اس کی حالت مایوس العلاج ہوگئی۔اس وقت چوہدری اللہ داد خان صاحب نے مجھے بلا کر وہ بچہ دکھایا۔(وہ بچہ بالکل مشت استخوان نظر آتا تھا) اور دعا کی درخواست کی۔میں نے اس وقت دعا بھی کی اور ایک نسخہ بھی بتایا جو اسے استعمال کرایا گیا۔اس کے بعد میں نے چوہدری اللہ داد خاں سے کہا کہ جب میں سال کے بعد آؤں گا تو یہ لڑکا اتنا تندرست ہو گا کہ میں اسے پہچان بھی نہ سکوں گا۔چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی وقوع میں آیا۔

علاج بیروزگاری

موضع راجیکی کی ایک اہم احمدی خاتون جو بعد میں ہجرت کر کے قادیان مقدس چلی گئی تھی۔اس نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ میرے 2 لڑکے باوجود اچھی تعلیم رکھنے کے ابھی تک بے کار ہیں۔آپ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے کوئی روزگار کی صورت پیدا کر دے۔چونکہ میں اس خاتون کے خسر کا احسان مند تھا۔اس لیے میں نے اس کے لڑکوں کے لئے متواتر کئی روز تک دعا کی۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رؤیا کے ذریعے مجھے بتایا گیا کہ اگر اس لڑکے تین لاکھ مرتبہ درود شریف کا ورد کریں گے تو ان کی تین سو روپیہ تنخواہ لگ جائے گی اور ڈیڑھ لاکھ مرتبہ درود شریف کا ورد کریں گے تو ڈیڑھ سو روپیہ کی تنخواہ لگ جائے گی۔چنانچہ میں نے اسی دن اس رؤیا کی اطلاع اس کو دے دی تھی۔معلوم نہیں کہ اس کے لڑکوں نے یہ عمل کیا تھا یا نہیں۔

(ماخوذ از حیات قدسی)

طلوع وغروب آفتاب

31 اگست 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	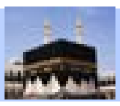	04:46	18:37
مدینہ منورہ	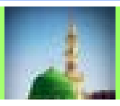	04:42	18:41
قادیان	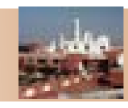	04:39	18:54
ربوہ	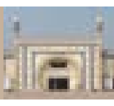	04:19	18:33
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:46	19:50